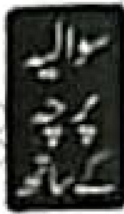
تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات **2024**



نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات



مفتی محمد الحسن نورانی دامت برکاتہم العالیہ

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر، 40۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

پہلا پرچہ: قرآن مجید واصول تفسیر کل نمبر: ۱۰۰

وقت: تین گھنٹے

نوٹ: تمام سوالات حل کریں؟

حصہ اول ...... قرآن مجید

سوال نمبر ۱: درج ذیل میں سے چھ اجزاء کا ترجمہ کریں؟ 60=10x6

(۱) اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ○

(۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ○ وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ○

(۳) لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ○ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ○

(۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ○

(۵) وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِیَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ○

(۶) مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ ؕ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ۖ وَاللّٰهُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ○ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ○

(۷) قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ○

(۸) اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

(۹) فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ
كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ○

سوال نمبر 2: کوئی سے دس الفاظ کے معانی تحریر کریں؟ 10

(۱) سِقَايَةَ الْحَاجِّ (۲) مُتَحَيِّزًا (۳) مُرْدِفِيْنَ
(۴) يَوْمَ الْفُرْقَانِ (۵) اَلشُّقَّةُ (۶) اُولُو الْاَرْحَامِ
(۷) اَلْاَعْرَابُ (۸) اِرْصَادًا (۹) طَوْعًا
(۱۰) مُدْبِرِيْنَ (۱۱) مَرْصَد (۱۲) مِيْثَاق (۱۳) اَلْاَنْفَال

حصہ دوم ...... اصول تفسیر

سوال نمبر 3: درج ذیل اجزاء میں سے صرف تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟ 30=10x3

(الف) قرآن اور حدیث میں فرق لکھیں نیز بتائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کیوں نازل ہوا؟
(ب) مقدمہ تفسیر نعیمی کی روشنی میں قرآن پاک کے فضائل پر مضمون زینتِ قرطاس کریں؟
(ج) نزول قرآن کا مفہوم لکھیں نیز بتائیں کہ نزول قرآن کتنے طریقوں سے ہوا؟
(د) لفظ قرآن کا معنی اور وجہ تسمیہ سپرد قلم کریں؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید واصول تفسیر

حصہ اوّل ...... قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے چھ اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(۱) اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ○

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ○ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ○

(۳) لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ○ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ
لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ۝

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ
وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ
مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ
كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝

ب: آیات مبارکہ کا ترجمہ:

وہ جو نماز قائم کریں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں، یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

اے ایمان والو! جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو، تو انہیں پیٹھ نہ دو۔ جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا مگر لڑائی کا ہنر کرنے یا اپنی حمایت میں جا ملنے کو، تو وہ اللہ کے غضب میں پلٹا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا بری جگہ ہے پلٹنے کی۔

(اور) کہ سچ کو سچا کرے اور جھوٹ کو جھوٹا۔ پڑے بُرا مانیں مجرم۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے، تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں، ہزاروں فرشتوں کی تعداد سے۔

اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو۔ اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت، اگر تم جانتے ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہے۔ اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

۵- اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹیاں اور تالیاں تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا۔

۶- کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون نہ بہائے تم لوگ دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا، تو اے مسلمانو! تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

۷- تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا، تمہارے ہاتھوں سے اور انہیں رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر مدد دے گا۔ اور ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کرے گا۔

۸- کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اپنے مال اور جان سے، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر جانو۔

۹- پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ وہ رسول کے پیچھے بیٹھ رہے اور انہیں گوارہ نہ ہوا کہ اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں لڑیں۔ اور وہ بولے اس گرمی میں نہ نکلو، تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے۔ کسی طرح انہیں سمجھ ہوتی۔

سوال نمبر 2: کوئی سے دس الفاظ کے معانی تحریر کریں؟

(۱) سِقَايَةَ الْحَاجِّ (۲) مُتَحَيِّزًا (۳) مُرْدِفِيْنَ
(۴) يَوْمَ الْفُرْقَانِ (۵) الشُّقَّةُ (۶) اُولُو الْاَرْحَامِ
(۷) اَلْاَعْرَابُ (۸) اِرْصَادًا (۹) طَوْعًا
(۱۰) مُدْبِرِيْنَ (۱۱) مَرْصَدٌ (۱۲) مِيْثَاقٌ
(۱۳) اَلْاَنْفَالُ

جواب:

الفاظ کے معانی:

(۱) حجاج کو پانی پلانا (۲) جاملنا (۳) مسلسل
(۴) فیصلہ کا دن (۵) مسافت/راستہ (۶) رشتہ دار
(۷) دیہاتی (جمع ہے اعرابی کی) (۸) گھات کی جگہ بنانے کے لیے
(۹) خوشی سے (۱۰) پیٹھ پھیر کر/منہ موڑ کر
(۱۱) مرصد (۱۲) پختہ عہد (۱۳) مال غنیمت

حصہ دوم ...... اصول تفسیر

نمبر3:۔ ...ذیل اجزاء میں سے صرف تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

...) قرآن اور حدیث میں فرق لکھیں نیز بتائیں کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کیوں نازل ہوا؟

...) علامہ تفسیر نعیمی کی روشنی میں قرآن پاک کے فضائل پر مضمون زینتِ قرطاس کریں؟

(ج) نزول قرآن کا مفہوم لکھیں نیز بتائیں کہ نزول قرآن کتنے طریقوں سے ہوا؟

...) قرآن کا معنی اور وجہ تسمیہ سپردِ قلم کریں؟

جواب:(الف) قرآن اور حدیث کا فرق:

قرآن اور حدیث دونوں ہی وحی الٰہی ہیں۔ دونوں کی اطاعت ضروری ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قرآن کریم کی عبارت خدا کی طرف سے ہے اور مضمون بھی۔ گویا جس طرح حضرت جبریل امین نے آ کر سنایا۔ اسی طرح بلا کسی فرق کے حضور علیہ السلام نے بیان فرما دیا۔ حدیث میں یہ ہے کہ مضمون رب کی طرف سے ہے اور الفاظ حضور علیہ السلام کے اپنے ہوتے ہیں۔ اب اس مضمون کا رب کی طرف سے آنا یا بطور الہام ہوتا ہے یا فرشتہ ہی عرض کرتا ہے لیکن اس کی ادائیگی حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ سے ہوتی ہے۔ اس لیے اس کا ماننا اور اس پر عمل کرنا ضروری لیکن اس کی تلاوت نماز میں بجائے قرآن شریف کے نہیں ہو سکتی کیونکہ عمل مضمون پر ہوتا ہے اور تلاوت الفاظ کی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے قرآن پاک کے احکام حدیث سے منسوخ ہو سکتے ہیں۔ ہم اس کی پوری بحث انشاء اللہ تعالیٰ مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا (البقرہ: 106) میں کریں گے۔ دیکھو غیر اللہ کو سجدہ تعظیمی کرنا قرآن شریف سے ثابت ہے مگر حدیث نے اس کو منسوخ کیا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لیے قرآن پاک فرماتا ہے: وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ (البقرہ: ۱۲۹) یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو قرآن شریف اور حکمت سکھاتے ہیں۔ اگر حدیث شریف ماننے کی ضرورت نہ ہوتی، تو حکمت کا ذکر نہ فرمایا جاتا فقط کتاب کا ذکر ہی کافی تھا۔ حدیث ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن ناقص ہے۔ قرآن پاک مکمل کتاب ہے لیکن اس مکمل میں سے مضامین حاصل کرنے کے لیے مکمل ہی انسان کی ضرورت تھی۔ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سمندر میں موتی ضرور ہیں لیکن ان کو حاصل کرنے کے لیے کسی غواص (غوطہ خور) کی ضرورت ہے۔ اگر قرآن پاک سے مسائل ہر شخص نکالا کرتا تو اس کی سکھانے کے لیے پیغمبر کیوں بھیجے جاتے۔ اس کی پوری بحث انشاء اللہ آئندہ ہوگی۔ غرض کہ جس طرح کہ قرآن شریف ہوتے ہوئے حدیث پاک کے سننے کی ضرورت ہے اور حدیث کے ماننے

سے قرآن کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ جس طرح حدیث قرآن کے تحت ہے اسی طرح جس حدیث

ماننے کی بھی ضرورت ہے۔ یعنی قرآن پاک حدیث کا محتاج ہے۔ یہ

کیونکہ اللہ نے حکم دیا ہے: أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ترجمہ

اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول علیہ السلام کی اور اپنے میں سے حکم والوں کی (ماخوذ [illegible]) یہ

بھی خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل جو منقول ہو جائے وہ حدیث ہے خواہ اس سب

پر عمل ہو یا نہ ہو۔ مگر سنت صرف ان اقوال و افعال کو کہتے ہیں جن پر عمل ہے۔ اس لیے حضور نے

منسوخ فرمایا عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي تم پر میری سنت لازم ہے۔ یہ نہ فرمایا عَلَيْكُمْ بِحَدِيثِي۔ لہٰذا ہر

کوئی شخص اہل حدیث نہیں ہو سکتا کیونکہ تمام حدیثوں پر عمل ناممکن ہے۔ ہاں اہل سنت ہو سکتا ہے یعنی تمام

سنتوں پر عمل۔

قرآن کا نزول آپ پر ہونے کا سبب:

بندوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ حق تعالیٰ کے احکام کو مانیں لیکن یہ ماننا ضروری ہوگا، جب وہ احکام نبی کی پاک زبان سے ادا ہوں۔ حق تعالیٰ بلا واسطہ کسی غیر نبی سے کلام نہیں کرتا۔ اگر جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں آ کر لوگوں کو احکام سنا جاتے تو بھی ان پر عمل کرنا ضروری نہ ہوتا۔ اسی طرح کوئی غیر نبی خواب یا الہام، یا غیبی آواز سے کسی حکم پر مطلع ہو جائے تو اس کا ماننا شرعاً لازم نہ ہوگا۔ ایک بار حضرت جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں سائل بن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے آپ سے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ اسلام کیا ہے؟ احسان کیا ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابات دیئے، وہ روانہ ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے، جو تمہیں دین کی باتیں سکھانے کے لیے آئے تھے۔ دیکھو اس موقع پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خود یہ نہ کہہ دیا کہ اے صاحبو! میں جبرئیل ہوں، تمہیں فلاں فلاں حکم دیتا ہوں، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میری اطاعت ان پر واجب نہیں ہوگی۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے وہ کلمات لوگوں کو سنوائے۔ آج کے عوام کا قیاس بھی حق تعالیٰ کے فرمان یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر مبنی ہوتا ہے۔ ہمارے اس کلام سے نتیجہ یہ پیدا ہوا:

اصل اصول بندگی اس تاجور کی ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔

(ب) فضائل قرآن پر نوٹ:

کلام کی عظمت کلام کرنے والے کی عظمت سے ہوتی ہے۔ ایک بات فقیر بے نوا کے منہ سے نکلتی ہے۔

...کوئی دھیان بھی نہیں دیتا۔ ایک بات کسی بادشاہ یا عظیم کے منہ سے نکلتی ہے تو اس کو...
...پاتا ہے۔ اخباروں اور رسالوں میں اس کی اشاعت ہوتی ہے غرض یہ ہے کہ کلام کی عظمت...
...کی عظمت سے لگتا ہی۔ اسی قاعدے کی بنا پر اندازہ لگالو کہ قرآن پاک سا کلام...
...کا کلام نہیں ہوسکتا کیوں کہ یہ خالق کا کلام ہے مثل مشہور ہے: كَلَامُ الْمُلُوكِ مُلُوكُ الْكَلَامِ
...کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہے۔ اس کلام ربانی میں سارے علوم اور ساری...
...شخص اپنے لیاقت کے موافق حاصل کرتا ہے۔ اس کا پتہ عقل سے لگتا ہے اور تفسیریں دیکھنے سے
...ہے کہ جس مفسر میں جیسی قابلیت ہے اسی قسم کے وہ بیش بہا موتی اس قرآن سے نکالتا ہے۔ منطقی
...تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں از اول تا آخر منطق ہی منطق ہے۔ نحوی اور صرفی مفسر کی
...سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں صرف اور نحو ہی ہے۔ فصیح اور بلیغ مفسر کی تفسیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن
...میں فصاحت و بلاغت کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ صوفیاء کرام کی تفسیروں سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن
...میں علوم باطنی کے بیش قیمت موتی بھرے ہوئے ہیں۔ اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ قرآن میں
...ہے لیکن جیسا کہ اس کا شناور، ویسی اس کی تحصیل۔ پھر جہاں تک سمجھنے والے کی سمجھ کی پہنچ وہاں
...تک اس کی تحقیق۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک جہاز سواریوں سے بھرا ہوا سمندر کے سفر سے آ کر کنارے
...لگا۔ جہاز میں کپتان سے لے کر مسافروں تک ہر قسم کے لوگوں نے سفر کیا۔ لیکن اگر کسی مسافر سے
...سمندر کے کچھ حالات دریافت کیجیئے تو وہ کچھ نہ بتا سکے گا کیونکہ اس کی نظر فقط پانی کی ظاہری سطح پر تھی۔
...ملاحوں سے کچھ تحقیق کی جائی وہ وہاں کے حالات کا کچھ پتہ دے گا۔ اگر کپتان سے معلومات حاصل کی
...جائیں تو وہ اول سے آخر تک کے سمندر کے تقریباً سارے اندرونی حالات بیان کر سکے گا کہ فلاں جگہ اس
...قدر گہری اتنے میل تھی اور فلاں مقام پر پانی میں اس قسم کا پہاڑ تھا۔ میں اپنے جہاز کو اس طرح سے بچا کے
...لایا وغیرہ۔ اسی طرح قرآن کریم ہم بھی پڑھتے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی پڑھتے تھے
...صحابہ کرام بھی اسی قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی قرآن کو پڑھا۔
...قرآن تو ایک ہی ہے لیکن پڑھنے والوں کے ذہن کی رسائی کی انتہا میں الگ الگ۔ ہماری نگاہ فقط ظاہری
...الفاظ ہی بمشکل پہنچتی ہے۔ یہ حضرات بقدر وسعت علمی اس کی تہہ تک پہنچ کر مسائل اور فوائد کو نکال لیتے
...ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے بارہ سال میں سورۃ بقرہ
...پڑھی۔ اب بتاؤ پڑھنے والے فاروق اعظم جیسے صاحب کمال، پڑھانے والے خود صاحب قرآن صلی اللہ
...علیہ وسلم اور بارہ سال کی مدت بتاؤ کہ آقا نے کیا کیا نہ دیا ہوگا اور ان کے نیاز مند خادم عمر فاروق رضی اللہ
...عنہ نے کیا کیا نہ لیا ہوگا۔ پھر ذرا اس پر بھی غور کرتے چلو کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ
الْقُرْاٰنَ ۝ (الرحمٰن: ۱،۲) اپنے محبوب علیہ السلام کو رحمٰن نے قرآن سکھایا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام تو

فقط پہنچانے والے ہیں۔ سوچو تو سکھانے والا الرحمٰن اور سیکھنے والا سید الانس والجان۔ اور کیا سکھایا۔ قران نہ معلوم رب نے کیا دیا اور محبوب علیہ السلام نے کیا کیا لیا۔ اسی لیے تفسیر روح البیان شریف نے فرمایا: "میں نے جان لیا۔" عرض کیا: میں تو فرمایا: "اس کا کرم ہے"۔ جبریل امین کہنے لگے کہ حضور آپ نے کیا سمجھا اور کیا جانا۔ میں تو کچھ بھی نہ سمجھا؟ فرمایا: یہ میرے اور رب کے درمیان راز ہیں۔

میان خالق و محبوب رمزے است
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

تلاوت قرآن کرنے والا اطمینان کے ساتھ تلاوت کرتا ہوا جنت میں بڑھتا جائے گا جہاں اس کی تلاوت ختم ہوگی وہاں تک سب ملک اس کو دیا جائے گا۔ عربی کے مضامین پر غور کریں، رحمت کی آیات آئیں تو اظہار مسرت کریں، رحمت خداوندی کا سوال کریں، عذاب وسزا کی آیت آئے تو ڈرنے کی کیفیت پیدا کریں، نیز پناہ مانگنے کی کوشش کریں، تلاوت قرآن کے وقت خشوع وخضوع سے دل حاضر رہے، دل پر رقت طاری ہو جائے، آنکھوں میں آنسو آ جائیں۔ اگر معانی ومفاہیم سمجھ نہ آتے ہوں تو تب بھی باقاعدگی کے ساتھ تلاوت قرآن کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیے کہ اس سے لذت حاصل ہوگی اور یہ خیال کرے کہ یہ وہی الفاظ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے۔ تلاوت قرآن کے وقت باوضو ہونا چاہیے، کیونکہ طہارت کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے، گھر کی بجائے مسجد میں تلاوت کرنا افضل ہے، تلاوت کرتے وقت قبلہ رخ بیٹھا جائے تو نہایت باعث اجر ہے، خوشبو کا استعمال بھی مسنون ہے۔ تلاوت قرآن کا آغاز تعوذ وتسمیہ سے کیا جائے۔ دوران تلاوت ہر قسم کی بات سے احتراز کیا جائے۔

(ج) نزول قرآن کا مفہوم:

نزول کے معنی ہیں اوپر سے نیچے اترنا۔ پس کلام میں ایسی حرکت نہیں ہوسکتی۔ اس کے نزول کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں اسے کسی چیز پر لکھ کر منتقل کیا جائے یا کسی آدمی کے ذریعہ سے کوئی بات کہلا کر بھیج دی جائے یا کسی واسطے کے بغیر سننے والے سے براہ راست گفتگو کر لی جائے۔ پس قران کا نزول پہلے دو طریقوں پر ہوا۔

نزول قرآن کی تعداد:

قرآن کریم کا نزول چند طریقوں سے اور چند بار ہوا۔ اوّل تو لوح محفوظ سے پہلے آسمان کی طرف نازل ہوا کہ یکبارگی ماہ رمضان کی لیلۃ القدر میں ہوا۔ اس کے متعلق قرآن فرماتا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ) اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ٥ (القدر) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا بقدر ضرورت آتا رہا۔ احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان میں حضرت

... بارگاہ میں حاضر ہو کر قرآن سنایا کرتے تھے۔ بعض آیات دو دو مرتبہ بھی نازل ہوئیں۔

قرآن کے معنی اور وجہ تسمیہ:

... یا تو قرء سے بنا ہے یا قرأۃ سے یا قرن سے۔ (تفسیر کبیر پارہ نمبر۲) قرء کے معنی جمع ہونے ... قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ یہ بھی سارے اولین و آخرین کے علوم کا مجموعہ ... روح البیان، پارہ نمبر۲) دین دنیا کا کوئی ایسا علم نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ اسی لیے حق تعالیٰ نے ... عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل:۸۹) نیز یہ سورتوں اور آیتوں کا مجموعہ ہے، اور ... کو جمع کرنے والا ہے۔ دیکھو ہندی، سندھی، عربی، عجمی لوگ ان کے لباس، طعام، زبان طریق ... الگ الگ تھا کوئی صورت نہ تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بکھرے ہوئے بندے جمع ہوتے، لیکن قرآن ... سب کو جمع فرمایا اور ان کا نام رکھا مسلمان۔ خود فرمایا: سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج:۷۸) جیسے ... ن کے رنگ برنگے پھولوں کا رس ہے مگر اب ان سب رسوں کے مجموعہ کا نام شہد ہے۔ اسی ... "مختلف ملکوں، مختلف زبانوں کے لوگ ہیں۔ مگر اب ان کا نام ہے مسلمان، تو گویا یہ کتاب ... وں کو جمع فرمانے والی ہے۔ اسی طرح زندوں اور مردوں میں بظاہر کوئی علاقہ باقی نہ رہا تھا، لیکن ... کریم نے ان کو بھی خوف جمع فرمایا: مردے مسلمان زندوں سے فیض لینے لگے کہ اسی قرآن سے ... ثواب وغیرہ کیا جاتا ہے۔ زندہ وفات شدہ لوگوں سے کہ وہ حضرات اسی قرآن کی برکت سے ... غوث بنے۔ اور ان کا فیض بعد از وفات جاری رہا۔

... قرأۃ سے بنا ہے، تو اس کے معنی ہیں پڑھی ہوئی چیز، تو اب اس کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ اور ... کو کتابیں یا صحیفے حق تعالیٰ کی طرف سے لکھے ہوئے عطا فرمائے گئے، لیکن قرآن کریم پڑھا ہوا ... اس طرح کہ جبریل امین حاضر ہوتے اور پڑھ کر سنا جاتے اور یقیناً پڑھا ہوا نازل ہونا لکھے ہوئے ... سے افضل ہے۔ نیز جس قدر قرآن کریم پڑھا گیا اور پڑھا جاتا ہے اس قدر کوئی دینی دنیوی ... کتاب نہ پڑھی گئی، کیونکہ جو آدمی کوئی کتاب بناتا ہے۔ وہ تھوڑے سے لوگوں کے پاس پہنچتی ہے ... ایک آدھ دفعہ پڑھتے ہیں۔ پھر کچھ زمانہ بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پہلی آسمانی کتابیں بھی ... جماعتوں کے پاس آئیں اور کچھ دنوں رہ کر پہلے تو بگڑیں پھر ختم ہو گئیں جس کا ذکر تیسری فصل ... ئے گا لیکن قرآن کریم کی شان یہ ہے کہ سارے عالم کی طرف آیا اور ساری خدائی میں پہنچا۔ ... پڑھا۔ بار بار پڑھا اور دل نہ بھرا، اکیلے پڑھا، جماعتوں کے ساتھ پڑھا۔ اگر کبھی تراویح کی ... بہار دیکھنے کا اتفاق ہو تو معلوم ہوگا کہ اس عظمت کے ساتھ کوئی کتاب پڑھی ہی نہیں گئی۔ ... نسبت ہے کہ اس کو مسلمان ...

اگر یہ قرن سے بنا ہے تو قرن کے معنی ہیں ملنا۔ اور ساتھ رہنا۔ اب اس کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ حق اور ہدایت اس کے ساتھ ہے۔ نیز اس کی سورتیں اور آیتیں ہر ایک بعض بعض کے ساتھ ہیں۔ کوئی کسی کے مخالف نہیں۔ نیز اس میں عقائد اور اعمال اور اعمال میں اخلاق، سیاسیات، عبادات، معاملات تمام ایک ساتھ جمع ہیں۔ نیز یہ مسلمان کے ہر وقت ساتھ رہتا ہے۔ دل کے ساتھ، خیال کے ساتھ، ظاہری اعضاء کے ساتھ اور باطنی عضووں کے ساتھ دل میں پہنچا۔ اس کو مسلمان بنایا ہاتھ، پاؤں، ناک، کان وغیرہ کو حرام کاموں سے روک کر حلال میں مشغول کر دیا۔ غرضیکہ سر سے لے کر پاؤں تک کے ہر عضو پر اپنا رنگ جما دیا۔ پھر زندگی میں ہر حالت میں ساتھ، بچپن میں ساتھ، جوانی میں ساتھ، بڑھاپے میں ساتھ۔ پھر ہر جگہ ساتھ رہا تخت پر ساتھ، تختے پر ساتھ، گھر میں ساتھ، مسجد میں ساتھ، آبادی میں ساتھ، جنگل میں ساتھ، سوتے میں ساتھ، جاگتے میں ساتھ، مصیبت میں ساتھ، آرام میں ساتھ، سفر میں ساتھ، حضر میں ساتھ، غرضیکہ ہر حال میں ساتھ، پھر مرتے وقت ساتھ کہ پڑھتے اور سنتے ہوئے مرے۔ قبر میں ساتھ کہ بعض صحابہ کرام کو ان کی وفات کے بعد قبر میں قرآن پاک پڑھتے ہوئے سنا گیا۔ حشر میں ساتھ کہ گنہگار کو خدا سے بخشوائے۔ پل صراط پر نور بن کر مسلمان کے آگے آگے چلے اور راستہ دکھائے اور بتائے اور جب مسلمان جنت میں پہنچے گا تو فرمایا جائے گا کہ پڑھتا جا اور پڑھتا جا۔ غرضیکہ یہ مبارک چیز کبھی بھی ساتھ نہیں چھوڑتی۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

...نامہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

دوسرا پرچہ: حدیث واصول حدیث کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل ..... حدیث شریف

...(الف) درج ذیل اجزاء میں سے پانچ کا ترجمہ کریں؟ 50=10x5

...ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟ 10

...بی ہریرہ رضی اللہ عنہ ان رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال الایمان بضع
...بعون او بضع و ستون شعبة فافضلها قول لا الہ الا اللہ و ادناها اماطة الاذى
...الطریق و الحیاء شعبة من الایمان .

...نس رضی اللہ عنہ قال اتی علی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و انا العب
...الغلمان فسلم علینا فبعثنی فی حاجة فابطات علی امی فلما جئت قالت ما
...سك فقلت بعثنی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحاجة قالت ما حاجته؟
...لت انها سر قالت لا تخبرن بسر رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احد قال انس
...لو حدثت به احد الحدثتك به یا ثابت .

...ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ
...والیوم الآخر فلیکرم ضیفه و من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیصل رحمه و
...من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیرا اولیصمت .

...ن انس رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال یا
...رسول اللہ انی ارید سفر افزودنی فقال زودك اللہ التقوىٰ قال زدنی قال
...وغفر ذنبك قال زدنی قال و یسر لك الخیر حیثما کنت .

...ن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قالت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذا اكل
...حدکم فلیذکر اسم اللہ تعالیٰ فان نسی ان یذکر اسم اللہ تعالیٰ فی اوله فلیقل
...بسم اللہ اوله و اخره .

...وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ ان اصحاب رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قالوا یا رسول اللہ انا ناکل و لا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم و اذکر اسم اللہ یبارک لکم فیہ .

(۷) عن ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ عن النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال ساقی القوم اٰخرھم یعنی شربا .

(۸) عن ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ان رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال البسوا من ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم و کفنوا فیھا موتاکم .

سوال نمبر2: درج ذیل میں سے پانچ کے معانی تحریر کریں؟ 10=2x5

منہ، الایضاع، النصب، الربیع، العلیا، الیمنی، المیت، المائدۃ

حصہ دوم ---- اصول حدیث

سوال نمبر3: درج ذیل میں سے دو اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟ 30=2x15

(الف) حجیت حدیث پر مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟

(ب) تدوین حدیث پر مختصر مگر جامع نوٹ قلمبند کریں؟

(ج) اقسام حدیث میں سے کوئی سے تین قسموں کے نام اور تعریفات لکھیں؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

دوسرا پرچہ: حدیث و اصول حدیث

حصہ اوّل ---- حدیث شریف

سوال نمبر1: (الف) درج ذیل اجزاء میں سے پانچ کا ترجمہ کریں؟

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ . .

(۲) عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی علی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و انا العب مع الغلمان فسلم علینا فبعثنی فی حاجۃ فابطأت علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لحاجۃ قالت ما حاجتہ؟

قالت لا تخبرن بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا قال انس
بها من حدثت به احد الحدثتك به يا ثابت .
ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ
الآخر فلیکرم ضیفہ و من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیصل رحمہ و
کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلیقل خیرا اولیصمت .
رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا
رسول اللہ انی ارید سفر الزودنی فقال زودك اللہ التقوی قال زدنی قال
ذنبك قال زدنی قال و یسر لك الخیر حیثما کنت .
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل
احدکم فلیذکر اسم اللہ تعالیٰ فان نسی ان یذکر اسم اللہ تعالیٰ فی اولہ فلیقل
اللہ اولہ و اخرہ .
وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا یا رسول اللہ انا ناکل و لا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا
علی طعامکم و اذکر اسم اللہ یبارك لکم فیہ .
ابی قتادۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم اخرھم
شربا .
ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البسوا من
ثیابکم البیاض فانھا من خیر ثیابکم و کفنوا فیھا موتاکم .

ت

(الف) ترجمۃ الاحادیث مبارکہ:

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ
ایمان کے ستر سے کچھ اوپر یا ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں۔ ان میں سے افضل درجہ "لا اِلٰہ
(اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے) کہنا ہے اور ان میں سے کمترین درجہ تکلیف دہ چیز کو راستے
ہٹانا ہے

ترجمۃ الحدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
ہمارے پاس تشریف لائے میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی

کام کے لیے بھیج دیا۔ چنانچہ مجھے والدہ کے پاس پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ میں حاضر ہوا، تو انہوں نے پوچھا: کیا بات رکاوٹ بنی؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا تھا، پوچھا: کیا کام تھا؟ میں نے عرض کیا: یہ ایک راز ہے۔ کہنے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز کسی کو نہ بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اے ثابت! اگر میں یہ راز کسی کو بتاتا تو تمہیں بتاتا۔

۳- ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے، وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی اختیار کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموشی اختیار کرے۔

۴- ترجمۃ الحدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں، مجھے زادِ راہ عنایت فرمائیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تجھے تقویٰ جیسا زادِ راہ عطا کرے۔ اس نے کہا: زیادہ کیجیے! فرمایا: اللہ تیرے گناہ بخش دے، عرض کیا: اور زیادہ کیجیے: فرمایا: اللہ تیرے لیے نیکی آسان کردے تو جہاں بھی ہو۔

۵- ترجمۃ الحدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے، تو بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کہے: بسم اللہ اولہ و آخرہ۔

۶- ترجمۃ الحدیث: حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے؟ آپ نے فرمایا: شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: مل کر کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو، تمہارے لیے اس میں برکت پیدا کی جائے گی۔

۷- ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو پلانے والا آخر میں پیے۔

۸- ترجمۃ الحدیث: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے: بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سفید لباس زیب تن کرو، یہ بہترین لباس ہے اور تم اسی (سفید کپڑے) میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(ب) اعراب:

حدیث نمبر ۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَ سِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ .

سوال نمبر2:۔ درج ذیل میں سے پانچ کے معانی تحریر کریں؟

الابضاع، النصب، الربیع، العلیا، الیمنی، المبیت، المائدۃ

الفاظ اوران کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
[illegible]	مشقت	الابضاع	رکھنا
النصب	گاڑھنا/ تھکاوٹ	الربیع	چھوٹی نہر
العلیا	بلند	الیمنی	دایاں
المبیت	رات بسر کرنے والا	المائدۃ	دسترخوان

حصہ دوم ...... اصول حدیث

سوال نمبر3:۔ درج ذیل میں سے دو اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(الف) حجیت حدیث پر مختصر مگر جامع نوٹ تحریر کریں؟

(ب) تدوین حدیث پر مختصر مگر جامع نوٹ قلمبند کریں؟

(ج) اقسام حدیث میں سے کوئی سے تین قسموں کے نام اور تعریفات لکھیں؟

جوابات:

(الف) حجیت حدیث پر مختصر مگر جامع نوٹ:

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جو چیز دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لیے رسول اکرم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور افعال کی اتباع قیامت تک مسلمانوں پر واجب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور افعال کا کس ذریعہ سے فائدہ ہوگا؟ وہ ذریعہ قرآن ہے اور اُسوۂ حسنہ ہے جبکہ ہمیں اسوۂ رسول پر اطلاع صرف احادیث سے ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہدایت تھی اس طرح ہمارے لیے آپ کی احادیث ہدایت ہیں۔ اگر احادیث رسول کو حضور کی دی گئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر نہ مانا جائے تو اللہ کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوگی۔ اس لیے ہمیں ہر کام میں حدیث کی حاجت پیش آتی ہے، اسی کو حجیت حدیث کہتے ہیں۔

(ب) تدوین حدیث پر نوٹ:

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اڑھائی سو سال بعد کی گئی اس لیے کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا قول غلط ہے، کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت پر عہد رسالت سے لے کر تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور اڑھائی سو سال کے اس طویل عرصہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے ایک طویل خطبہ دیا، یمن کے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجیے، آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا: اس شخص کو یہ خطبہ لکھ دو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ احادیث کو قلمبند کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا حافظہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے بہتر تیز ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے۔ تاہم ان کے پاس آپ کی احادیث مبارکہ کتب احادیث اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی احادیث کو لکھ کر محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دور صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جن سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (5374) احادیث مروی ہیں، انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا۔ یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا۔ چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپ کی روایت کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (2660) احادیث مروی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو دو ہزار دو سو دس (2210) احادیث کی روایت کرتی

...احادیث کو عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ منکرین ...کا یہ قول غلط ہے کہ حدیث کی تدوین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اڑھائی سو سال بعد کی گئی ہے۔ ...احادیث غیر معتبر ہیں۔

اقسام حدیث میں سے تین کی تعریف:

حدیث کی مشہور اقسام میں سے تین کی تعریف درج ذیل ہے:

۱۔ مرفوع: وہ حدیث ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا

۲۔ موقوف: وہ حدیث ہے جس میں صحابہ کرام کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

۳۔ مقطوع: وہ حدیث ہے جس میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے   تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اول ...... فقہ

سوال نمبر 1: و سنة الغسل ان يبدا المغتسل بغسل يديه و فرجه و يزيل النجاسة ان كانت على بدنه ثم يتوضا وضوء ه للصلوة الا رجليه ثم يفيض الماءَ على راسه و على سائر بدنه ثلثا ثم يتنحى عن ذلك المكان فيغسل رجليه وليس على المراة ان تنقض ضفائرها في الغسل اذا بلغ الماءُ اصول الشعر . 48

(الف) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ 20=10+10

(ب) قدوری کی روشنی میں وضو اور غسل کے فرائض تحریر کریں؟ 47 و 38 10=5+5

سوال نمبر 2: فرائض الصلاة سنة التحريمة و القيام و القراء ة و الركوع و السجود و القعدة الاخيرة مقدار التشهد و ما زاد على ذلك فهو سنة . 140

(الف) عبارت کا ترجمہ اور شرائط نماز تحریر کریں؟ 135 20=10+10

(ب) دوران سفر کس نماز میں قصر ہوگی اور کس میں نہیں ہوگی؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ 10

سوال نمبر 3: (الف) مردہ کو غسل اور کفن دینے کا طریقہ بیان کریں؟ 213 10

(ب) مرد اور عورت کا کفن سنت اور کفن کفایت تحریر کریں؟ 217 , 215 10

(ج) سونے چاندی کا نصاب زکوۃ بیان کر کے یہ بتائیں کہ کتنے فی صد زکوۃ واجب ہے؟ 10

حصہ دوم ...... اصول فقہ

سوال نمبر 4: اصول فقہ کی تعریف، تعداد، موضوع اور فائدہ بیان کریں؟ 20=5x4

سوال نمبر 5: خاص کی تعریف، اس کی اقسام، حکم اور اس کی ایک مثال تحریر کریں؟ 20=5x4

سوال نمبر 6: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریف کریں؟ 20=5x4

(۱) مطلق   (۲) استعارہ   (۳) عبارۃ النص

(۴) بیان تقریر   (۵) حقیقت   (۶) مفسر   (۷) محکم

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل ...... فقہ

...وَسُنَّةُ الْغُسْلِ اَنْ يَّبْدَاَ الْمُغْتَسِلُ بِغَسْلِ يَدَيْهِ وَ فَرْجِه وَ يُزِيْلُ النَّجَاسَةَ اِنْ كَانَتْ
...بَدَنِه ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ اِلَّا رِجْلَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِه وَعَلٰى سَائِرِ
...ثَلٰثًا ثُمَّ يَتَنَحّٰى عَنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ وَلَيْسَ عَلَى الْمَرْاَةِ اَنْ تَنْقُضَ ضَفَائِرَ
...فِى الْغُسْلِ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اُصُوْلَ الشَّعْرِ .

...مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

...قدوری کی روشنی میں وضو اور غسل کے فرائض تحریر کریں؟

...جواب: (الف) اعراب وترجمۃ العبارۃ:

اعراب: اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

...ترجمۃ العبارۃ:

...کے مطابق غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کرنے والا اپنے ہاتھوں اور شرمگاہ کو دھونے سے
...(غسل کی) ابتداء کرے۔ اگر اس کے بدن پر (ناپاکی) نجاست ہو تو اسے دور کرے گا۔ پھر نماز کے وضو
...جیسا وضو کرے، لیکن پاؤں نہ دھوئے۔ پھر سر پر اور پورے بدن پر تین بار پانی بہائے۔ پھر اس جگہ سے
...ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ جب پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے تو عورت پر مینڈھیاں کھولنا ضروری
...نہیں۔

(ب) فرائض وضو:

...قدوری کی روشنی میں وضو کے فرائض چار ہیں:

۱۔ چہرہ دھونا ۲۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا
۳۔ سر کا مسح کرنا ۴۔ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا

...فرائض غسل:

...قدوری کی روشنی میں غسل کے فرائض تین ہیں:

۱۔ کلی کرنا ۲۔ ناک میں پانی چڑھانا
۳۔ سارے جسم/بدن پر پانی بہانا

سوال نمبر 2: فرائض الصلاة ستة التحريمة و القيام و القراءة و الركوع و السجود و القعدة الاخيرة مقدار التشهد و ما زاد على ذلك فهو سنة .

(الف) عبارت کا ترجمہ اور شرائط نماز تحریر کریں؟

(ب) دوران سفر کس نماز میں قصر ہوگی اور کسی میں نہیں ہوگی؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

جوابات:

(الف) ترجمۃ العبارۃ:

نماز کے چھ فرائض ہیں تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجود، آخری قعدہ تشہد کی مقدار اور جو کچھ اس سے زائد ہو وہ سنت ہے۔

شرائط نماز:

شرائط نماز درج ذیل ہیں:

I- جسم، لباس اور جس چیز پر نماز پڑھتا ہو اس کا پاک ہونا۔

II- ستر عورت III- نماز کی نیت IV- قبلہ رخ ہونا

V- وقت کا ہونا VI- تکبیر تحریمہ

نوٹ: بعض فقہاء کے نزدیک (V) اور (VI) شرائط بھی نماز کی صحت کے لیے ضروری ہیں جبکہ امام صاحب قدوری رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک پہلی چار ہیں۔

(ب) قصر نمازوں کا بیان:

دوران سفر مسافر نماز ظہر، عصر اور عشاء (یعنی چار رکعتوں والی نماز) کی قصر کرے گا یعنی چار کی بجائے دو رکعت فرض ادا کرے گا اس سے زائد جائز نہیں۔ نماز فجر اور مغرب کی قصر نہیں کرے۔

سوال نمبر 3: (الف) مردہ کو غسل اور کفن دینے کا طریقہ بیان کریں؟

(ب) مرد اور عورت کا کفن سنت اور کفن کفایت تحریر کریں؟

(ج) سونے چاندی کا نصاب زکوۃ بیان کر کے یہ بتائیں کہ کتنے فی صد زکوۃ واجب ہے؟

جوابات:

(الف) مردہ کو غسل دینے کا طریقہ: غسل دینے کے لیے میت کو تختہ پر لٹایا جائے، اس کے کپڑے اتار لیے جائیں، اس کی شرمگاہ پر کوئی کپڑا ڈال دیا جائے، سب سے پہلے اسے طہارت کرائی جائے مگر کلی نہ کروائیں اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالیں، اسے وضو کرایا جائے، اس کے سر اور داڑھی کو صابن

دھویا جائے، اسے بائیں پہلو پر لٹا کر دائیں پہلو پر خوب پانی بہایا جائے، پھر دائیں پہلو پر لٹا کر
پانی بہایا جائے، پھر سر سے پاؤں تک پانی بہایا جائے۔ تمام جسم کو تین بار دھویا جائے، اختتام
پر ٹیک لگا کر بٹھانے کی کوشش کی جائے، اس کے پیٹ کو دبایا جائے، اگر کوئی غلاظت برآمد ہو تو
دھو دیا جائے، تمام غسل کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔ پھر خشک کپڑے کے ساتھ اسے صاف کیا جائے، پھر
اسے کفن پہنا دیا جائے اور اعضاء سجدہ پر کافور لگا دی جائے۔

طریقہ تکفین: سب سے پہلے چار پائی پر لفافہ (چادر) بچھایا جائے، اس کے اوپر ازار بچھائی جائے،
پھر قمیص پہنا کر ان دونوں چادروں پر رکھ دیا جائے۔ پہلے بائیں طرف سے اور پھر دائیں طرف سے
ازار لپیٹی جائے۔ اس کے بعد اسی طرح لفافہ لپیٹ دیا جائے۔ سر، پاؤں اور کمر کی جگہ سے کفن کو پٹیوں
سے باندھ دیا جائے۔ عورت کو بھی اسی طرح کفن دیا جائے سوائے ڈوپٹہ کے کہ وہ قمیص سے اوپر ہو۔

مرد اور عورت کا سنت کفن:

مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں:
(۱) لفافہ، (۲) ازار، (۳) کفنی

عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں:
(۱) لفافہ، (۲) ازار، (۳) کفنی، (۴) سینہ بند، (۵) دوپٹہ

مرد و عورت کا کفن کفایت:

کفن کفایت مرد کے لیے کفن کفایت دو کپڑے ہیں: (۱) لفافہ، (۲) کفنی۔ عورت کے لیے کفن
کفایت تین کپڑے ہیں: (۱) کفنی، (۲) لفافہ، (۳) دوپٹہ۔

سونے کا نصاب زکوۃ:

سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے۔

چاندی کا نصاب زکوۃ:

چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔

زکوۃ کے واجب ہونے کی شرح:

زکوۃ کی واجب شرح اڑھائی فی صد ہے۔

حصہ دوم ...... اصول فقہ

جواب: اصول فقہ کی تعریف:

ایسے قواعد کا علم جن کے ذریعے ادلہ شرعیہ سے احکام عملی کے اصول کا طریقہ معلوم ہو۔

تعداد:

ان کی تعداد چار ہے: قرآن وسنت اور اجماع وقیاس۔

موضوع:

اس کا موضوع ادلہ شرعیہ اور احکام شرعیہ ہیں۔

فائدہ:

دلائل سے حصول احکام میں غلطی سے محفوظ رہنا۔

سوال نمبر5: خاص کی تعریف، اس کی اقسام، حکم اور اس کی ایک مثال تحریر کریں؟

جواب: خاص کی تعریف:

لفظ وضع بمعنی معلوم علی سبیل الانفراد یعنی جس چیز کی وضع معین چیز کے لیے ہو جیسے قرآن اور نبی وغیرہ۔

قسمیں:

خاص کی چار قسمیں ہیں:

۱- خاص فردی، ۲- خاص نوعی، ۳- خاص جنسی، ۴- خاص عددی

خاص کا حکم مع مثال:

یہ معنی پر یقینی وقطعی طور پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا اس پر اعتقاد وعمل لازم وفرض ہے اور اس کا انکار کفر ہے یعنی اس کا حکم قطعی ہے۔ اگر کسی دلیل کی وجہ سے اس میں کسی دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو تو پھر بھی اس پر عمل واجب اور اس کا منکر فاسق ہوگا جیسے: "اقیموا الصلوٰة" یہاں "اقیموا" امر خاص ہے۔ یہ لزوم پر دال ہے۔ لہٰذا نماز فرض ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔

سوال نمبر6: درج ذیل اصطلاحات میں سے چار کی تعریف کریں؟

(۱) مطلق (۲) استعارہ (۳) عبارۃ النص

(۴) بیان تقریر (۵) حقیقت (۶) مفسر (۷) محکم

جواب: تعریفات اصطلاحات:

۱- مطلق: جو لفظ ذات مدلول پر دلالت کرے اور اس میں صفات کا لحاظ نہ ہو مثلاً رَمَضَان۔

استعارہ: اہل اصول کے نزدیک استعارہ اور مجاز دونوں مترادف ہیں، ان کے نزدیک استعارہ
حقیقت اور مجاز کے درمیان اتصال ومناسبت کی وجہ سے لفظ کو حقیقی معنی کی بجائے مجازی ‎.202
کرنا مثلاً شراء بول کر ملک مراد لینا۔

عبارۃ النص: جو معنی نص سے مقصود ہو، نص کی عبارت ہی اس کی واضح الفاظ میں صراحت کر
قرآن کا اعلان ہے: وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط (البقرہ: ۲۷۵) (اور اللہ نے بیع کو حلال
قرار دیا) میں اس کی دلالت ہے کہ بیع حلال ہے اور سود حرام ہے۔

بیان تقریر: ایک لفظ کا معنی ظاہر ہو، مگر اس کے علاوہ بھی احتمال ہو اور متکلم یہ واضح کرے کہ
وہی معنی ہے، جو ظاہر کلام سے سمجھ میں آ رہا ہے، اس کو بیان تقریر کہا جاتا ہے مثلاً ارشاد ربانی ہے:
يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ (الانعام: ۳۸) اس آیت میں لفظ "طائر" کا حقیقی معنی پرندہ ہے، مگر مجازی معنی
"ہونے کا بھی احتمال تھا، "طائر" کی صفت "يَطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ" لگا کر واضح کر دیا کہ یہاں
تیز رفتار والا معنی۔ حقیقی معنی "طائر" ہی مراد ہے نہ کہ مجازی

حقیقت کی تعریف: کسی واضع لغت نے کسی لفظ کو متعین چیز کے مقابلہ میں وضع کیا ہو، اگر
معنی موضوع لہ میں استعمال کیا جائے، تو وہ حقیقت ہے مثلاً اَسَدٌ بول کر شیر مراد لینا حقیقت ہے۔

مفسر: جس میں ظہور نص سے زیادہ ہو اور اس میں تاویل اور تخصیص کا احتمال خود متکلم دور کرے -
قٰتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً میں كَآفَّةً

محکم: جس میں ظہور معنی اس قدر آشکار ہو کہ تاویل اور نسخ کی گنجائش ہی باقی نہ رہے مثلاً جیسے اِنَّ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے چوتھا پرچہ: نحو کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ...... ھدایۃ النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی تعریف لکھیں اور اس کی تین اقسام کی وجہ حصر تحریر کریں؟ 15=10+15

(ب) اسم کی تعریف کر کے اس کی علامات مثالوں سمیت تحریر کریں؟ 20=15+5

سوال نمبر 2: (الف) اسم معرب، اعراب اور عامل کی تعریفات تحریر کریں؟ 15=5x3

(ب) جمع مؤنث سالم، غیر منصرف، اسمائے ستہ مکبرہ اور تثنیہ کا اعراب مثالوں کے ساتھ لکھیں؟ 20=5x4

سوال نمبر 3: (الف) اسباب منع صرف کون سے ہیں؟ نیز عدل تحقیقی وعدل تقدیری کی تعریفات تحریر کریں؟ 15=10+5

(ب) درج ذیل میں سے چار اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟ 20=5x4

(۱) فاعل (۲) مبتدا (۳) مفعول مطلق

(۴) منادی (۵) حال

حصہ دوم ...... شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4: (الف) حروف جارہ کتنے ہیں کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ 10

(ب) نحو کے کل عوامل کتنے ہیں اور ان میں سے عامل قیاسیہ کتنے ہیں۔ 5

سوال نمبر 5: (الف) حرف لام کے کوئی دو معانی مثالوں کے ساتھ لکھیں؟ 10=5x2

(ب) حروف مشبہ بالفعل کون سے ہیں نیز کیا عمل کرتے ہیں؟ 5

سوال نمبر 6: درج ذیل میں سے تین جملوں کی ترکیب لکھیں؟ 15=5x3

(۱) الباء للالصاق (۲) اشتریت الفرس بسرجه

(۳) زید بالبلد (۴) جئتك كرامك (۵) ارحم بزيد

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

چوتھا پرچہ: نحو

حصہ اول ...... هداية النحو

سوال نمبر 1: (الف) کلمہ کی تعریف لکھیں اور اس کی تین اقسام کی وجہ حصر تحریر کریں؟

(ب) اسم کی تعریف کر کے اس کی علامات مثالوں سمیت تحریر کریں؟

جواب: (الف) کلمہ کی تعریف:

کلمہ وہ لفظ جو ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو مثلاً کِتَابٌ اور زَيْدٌ وغیرہ۔

کلمہ کی اقسام ثلاثہ کی وجہ حصر: دیکھیں گے کہ کلمہ اپنے معنی مستقل پر دلالت کرتا ہے یا نہیں، اگر نہیں تو حرف ہوگا اور اگر کرتا ہے تو پھر دیکھیں گے کہ وہ تین زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو اسم ہوگا اور اگر ملا ہوا ہے تو فعل ہوگا۔

(ب) اسم کی تعریف اور علامات مع امثلہ:

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے: رَجُلٌ۔

علامات اسم: اسم کی گیارہ علامات ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) شروع میں الف لام ہو جیسے اَلرَّجُلُ، (۲) شروع میں حرف جر ہو جیسے بِزَيْدٍ، (۳) آخر میں تنوین ہو جیسے زَيْدٌ، (۴) مسند الیہ ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ، (۵) مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَيْدٍ، (۶) مصغر ہو جیسے قُرَيْشٌ، (۷) منسوب ہو جیسے بَغْدَادِيٌّ، (۸) مثنی ہو جیسے رَجُلَانِ، (۹) جمع ہو جیسے رِجَالٌ، (۱۰) موصوف ہو جیسے جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ، (۱۱) تائے متحرکہ آخر میں ملی ہوئی ہو جیسے ضَارِبَةٌ۔

سوال نمبر 2: (الف) اسم معرب، اعراب اور عامل کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) جمع مؤنث سالم، غیر منصرف، اسمائے ستہ مکبرہ اور تثنیہ کا اعراب مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

جوابات: (الف) اصطلاحات کی تعریفات:

اسم معرب: معرب وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو اور کسی دوسرے کلمہ سے مرکب ہو مثلاً قَامَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ معرب ہے۔

اعراب: اس حرکت یا حرف کو کہتے ہیں جس کے سبب معرب کے آخر میں تبدیلی آئے مثلاً ضمہ، فتحہ، کسرہ، واؤ، الف اور یاء

عامل: عامل وہ شیٔ ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے یعنی رفع، نصب اور جر حاصل ہوتے ہیں۔

(ب) اسم معرب کے اعراب مع امثلہ:

۱- جمع مؤنث سالم: اس کا اعراب رفع ضمہ لفظی سے، نصب اور جر دونوں کسرہ لفظی سے آتے ہیں جیسے جَاءَ تْنِی مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

۲- غیر منصرف: کا اعراب رفع ضمہ لفظی سے اور نصب و جر دونوں فتحہ لفظی سے آتا ہے مثلاً جَاءَ نِی عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

۳- اسمائے ستہ مکبرہ: جب اسماء ستہ مکبرہ غیر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب آئے گا: رفع واؤ ماقبل مضموم، نصب الف ماقبل مفتوح اور جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے: جَاءَ نِی اَبُوْكَ وَ رَأَيْتُ اَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ۔

۴- تثنیہ: اس کا اعراب رفع الف کے ساتھ، نصب اور جر یاء ماقبل مفتوح سے آتا ہے جیسے جَاءَ نِیَ الرَّجُلَانِ، رَأَيْتُ الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ۔

سوال نمبر3: (الف) اسباب منع صرف کون سے ہیں؟ نیز عدل تحقیقی و عدل تقدیری کی تعریفات تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے چار اصطلاحات کی تعریفات لکھیں؟

(۱) فاعل (۲) مبتداء (۳) مفعول مطلق

(۴) منادیٰ (۵) حال

جوابات:

(الف) اسباب منع صرف: اسباب منع صرف نو ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) عدل، (۲) وصف، (۳) تانیث، (۴) معرفہ، (۵) عجمہ، (۶) جمع، (۷) ترکیب، (۸) الف نون زائدتان، (۹) وزن فعل۔

مثالیں:

۱- عُمَرُ ۲- اَسْوَدُ ۳- طَلْحَةُ ۴- زَيْنَبُ ۵- اِبْرَاهِيْمُ

۶- مَسَاجِدُ ۷- مَعْدِيْكَرَبُ ۸- عِمْرَانُ ۹- اَحْمَدُ

تعریفات اصطلاحات:

عدل تحقیقی: عدل تحقیقی یہ ہے کہ اس کے بدلنے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل بھی

...ثُلٰثُ کے معنی ہیں تین تین۔ معنی کا تکرار لفظ کے تکرار کو چاہتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ

...میں ثلاثۃ ثلاثۃ تھا، کیونکہ معنی کی زیادتی لفظ کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

عدل تقدیری: عدل تقدیری یہ ہے کہ اس کے بدلنے پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دلیل نہ ہو ...عُمَرُ کو غیر منصرف پڑھا جاتا ہے اور اس میں علم ہونے کے علاوہ بظاہر کوئی دوسرا سبب نہیں، حالانکہ غیر منصرف میں دو سبب ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہاں دوسرا سبب عدل تقدیری ہے کہ اصل میں یہ عامِرٌ تھا۔

(ب) تعریفات اصطلاحات:

فاعل کی تعریف: فاعل وہ اسم ہے، جس سے پہلے فعل، یا شبہ فعل اور یا معنی فعل اس کی طرف اس ...سے ہو کہ وہ اس کے ساتھ قائم ہو اور اس پر واقع نہ ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ، زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًوا اور ...ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

مبتداء کی تعریف: وہ اسم ہے، جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زَیْدٌ مبتداء ہے اور مسند الیہ ہے۔

مفعول مطلق کی تعریف: وہ مفعول ہے جو اپنے ماقبل فعل کا ہم معنی ہوتا ہے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

منادیٰ کی تعریف: وہ اسم ہے جسے حرف نداء کے ساتھ پکارا جائے جیسے یَا اَللّٰہُ۔

حال کی تعریف: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ ...رَاکِبًا۔

حصہ دوم ...... شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4: (الف) حروف جارہ کتنے ہیں کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

(ب) نحو کے کل عوامل کتنے ہیں اور ان میں سے عامل قیاسیہ کتنے ہیں؟

جوابات: (الف) حروف جارہ کی تعداد: حروف جارہ کی تعداد سترہ (17) ہے۔

مدخول کی نشاندہی: یہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔

عمل: یہ اسم کو جر دیتے ہیں۔

(ب) کل عوامل نحو: کل عوامل نحو کی تعداد سو (100) ہے۔

عامل قیاسیہ کی تعداد: عامل قیاسیہ کی تعداد سات (7) ہے۔

سوال نمبر 5: (الف) حرف لام کے کوئی دو معانی مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

(ب) حروف مشبہ بالفعل کون سے ہیں نیز کیا عمل کرتے ہیں؟

جوابات: (الف) حرف لام کے دو معانی:

۱- زیادت کے لیے جیسے: رَدِفَ لَکُمْ (وہ تمہارے پیچھے سوار ہوا)۔
۲- قسم کے لیے جیسے: لِلّٰہِ لَا یُؤَخَّرُ الْاَجَلُ (قسم بخدا! موت میں تاخیر نہیں ہوگی)۔

(ب) حروف مشبہ بالفعل:

اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لٰکِنَّ لَیْتَ لَعَلَّ

ان کا عمل:

یہ اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

سوال نمبر6: درج ذیل میں سے تین جملوں کی ترکیب لکھیں؟

(۱) اَلْبَاءُ لِلْاِلْصَاقِ (۲) اشتریت الفرس بسرجه
(۳) زید بالبلد (۴) جئتك لاكرامك (۵) ارحم بزيد

جواب: جملوں کی تراکیب:

۱- الباء للالصاق:

الف لام برائے تعریف، باء مبتداء، لام حرف جر الف لام برائے تعریف الصاق مجرور، حرف جر اپنے مجرور سے مل کر ثابتۃ مقدر کا ظرف مستقر، ثابتۃ صیغہ صفت اسم فاعل ہی ضمیر پوشیدہ فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲- اشتريت الفرس بسرجه:

اِشْتَرَیْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف اس میں تاء ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل الفرس مفعول بہ بسا حرف جار سرج مضاف ہ ضمیر مجرور متصل۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا۔ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ اشتریت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳- زَیْدٌ بِالْبَلَدِ:

زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح بہ اعراب لفظی مرفوع لفظاً مبتداء، بِالْبَلَدِ باء حرف جار اَلْبَلَدِ مفرد منصرف صحیح بہ اعراب لفظی مجرور لفظاً، مجرور با جار متعلق ہوا ثَابِتٌ کے، ثَابِتٌ اسم فاعل اپنی مقدر ضمیر فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

...لا کرامك:

...فعل ماضی مثبت صیغہ واحد متکلم، اس میں تا ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ک مفعول بہ لام حرف ... مضاف ک مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہوا، حرف جار اپنے مجرور ... ظرف لغو، جنت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

...م بزیلہ:

... صیغہ واحد مذکر حاضر امر حاضر معروف اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل، با حرف جار ... اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو، ارحم فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ...

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے　　پانچواں پرچہ: عربی ادب ومنطق　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول کے تمام سوالات جبکہ حصہ دوم سے دو سوالات حل کریں؟

حصہ اوّل ..... عربی ادب

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل میں سے کسی ایک جز کا ترجمہ کریں؟　10

(۱) التلفزيون جهاز معقد ولكن مبداه يسير و هو تحويل الصور و الاصوات الى موجات غير منظورة وفي جهاز الاستقبال تتحول الموجات ثانية الى صور و اصوات بوسيلة الهوائى و التفزيون الملون اكثر تعقيدا من التلفزيون الاسود في ابيض

(۲) عن انس رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قضى لاحد من امتى حاجة يريد ان يسره بها فقد سرنى و من سرنى فقد سر الله و من سر الله ادخله الله الجنة .

(ب) درج ذیل میں سے تین اشعار کا ترجمہ کریں؟　15=5x3

(۱) هو محبوبك باد محتجب　　يعرف الشوق له من يغترب

(۲) لك من فى الصبا مهد رحيم　　فاذا ووريت فالقبر الكريم

(۳) لو لابس الصخر الاصم بعض ما　　يلقاه قلبى فض اصلاد الصفا

(۴) لاتحسبن يادهر انى ضارع　　لنكبة تعرقنى عرق المدى

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے تین سوالات کے عربی میں جوابات دیں؟　15=5x3

(۱) الى اى شىء فتح النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطريق فى راى تولستوى؟

(۲) لماذا شكر الاستاذ تلميذه حسنا؟

(۳) حما هى الدول التى تتصل بها حدود باكستان؟

(۴) من حمل راية الاسلام و ابلغ رسالته الى كافة الناس؟

(ب) درج ذیل میں سے دو جملوں کی عربی بنائیں؟　10=5+5

...سے نرم لہجے میں بات کرو۔

...کی ضرورت ہے؟

...کس طرح رقم نکلوائی جاسکتی ہے؟

حصہ دوم ـــــ منطق

(الف) منطق کی وجہ تسمیہ اور اس کے واضع کے بارے میں تفصیلاً تحریر کریں؟ 15=7+8

...کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف و مثال لکھیں؟ 10

(الف) اسم، کلمہ اور اداۃ کس کی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف و مثال پر قلم کریں؟ 15=5x3

...کون کونسی قسمیں ہیں؟ تعریف لکھنا نہ بھولیں۔ 10

(ب) حمل کی اقسام ثلاثہ مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ 15=5x3

...کے نام اور وجہ حصر تحریر کریں؟ 10

☆☆☆

...خاصہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

پانچواں پرچہ: عربی ادب و منطق

حصہ اوّل ..... عربی ادب

(الف) درج ذیل میں سے کسی ایک جز کا ترجمہ کریں؟

...فزيون جهاز معقد و لكن مبداه يسير و هو تحويل الصور و الاصوات الى ...ت غير منظورة وفي جهاز الاستقبال تتحول الموجات ثانية الى صور و ...بوسيلة الهوائي و التلفزيون الملون اكثر تعقيدا من التلفزيون الاسود في

...رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قضى لاحد من ...النعمة يريد ان يسره بها فقد سرني و من سرني فقد سر الله و من سر الله ...ه الجنة.

...اشعار کا ترجمہ کریں؟

...بماء محتجب　　يعرف الشوق له من يحترب

(۲) لك مــن فى الصــبا مهد رحيم | فــاذا ووريــت فــى القبر الكريم

(۳) لو لابــس الصخر الاصم بعض ما | يلقاه قلبى فض اصلاد الصفا

(۴) لا تهجـــن بادهر انى ضارع | لنكبة تعرقنى عرق المدى

جوابات:

(الف) اجزاء کا اردو ترجمہ:

۱- ٹیلی ویژن ایک پیچیدہ ڈھانچہ ہے لیکن اس کا اصول آسان ہے اور یہ تصویروں اور آوازوں کا غیر مرئی لہروں میں تبدیل ہوتا ہے اور دوبارہ یہی لہریں ہوا کے ذریعے انٹینا میں تصویروں اور آوازوں میں بدل جاتی ہیں۔ رنگین ٹی وی، بلیک اینڈ وائٹ سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے کسی امتی کی ضرورت پوری کی اور وہ اس کے ذریعے اسے خوش کرنا چاہتا ہے، تو اس نے مجھے خوش کیا، جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

(ب) ترجمہ اشعار:

۱- وہ اعلانیہ و پوشیدہ تیرا محبوب ہے۔ پردیسی اپنے وطن کی محبت اور شوق کو جان/ پہچان لیتا ہے۔

۲- تیرے اس وطن کی طرف سے بچپن میں نہایت مہربان پنگھوڑا فراہم کیا، جب تجھے دفن کیا گیا تو عزت واحترام کی جگہ دی گئی۔

۳- اگر سخت چٹان کو وہ مصیبتیں پہنچیں جو میرے دل کو پہنچیں تو وہ (چٹان) ٹکڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر دیں۔

۴- اے زمانہ! تو یہ خیال نہ کر کہ میں تکلیف و مصیبت کے سامنے جھک جاؤں گا، جو میرا گوشت ہڈیوں سے جدا کر رہی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے تین سوالات کے عربی میں جوابات دیں؟

(۱) الى اى شيء فتح النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطريق في راى تولستوى؟

(۲) لماذا شكر الاستاذ تلميذه حسنا؟

(۳) ما هي الدول التى تتصل بها حدود باكستان؟

حمل رایة الاسلام و ابلغ رسالته الی کافة الناس؟

درج ذیل میں سے دو جملوں کی عربی بنائیں؟

ماں باپ سے نرم لہجے میں بات کرو۔

کیا ایکسرے کی ضرورت ہے؟

بینک سے کس طرح رقم نکلوائی جا سکتی ہے؟

(الف) سوالوں کے عربی میں جوابات:

الطریق الی الرقی و التقدم فی رای تولستوی

شجع الاستاذ تلمیذه حسنا لانه لف انظاره الی موضوع مهم جدًا۔

تتصل حدود باکستان فی الشمال بالصین و فی الغربی الشمالی بجمهوریة افغانستان الاسلامیة و فی الغرب الجنوبی بجمهوریة ایران الاسلامیة و فی الشرق بالجمهوریة الهندیة و اما فی الغرب فحدها البحر العربی۔

حمل العرب رایة الاسلام و ابلغ رسالته الی کافة الناس۔

جملوں کی عربی:

قولوا لوالدیکم قولاً کریماً ۔

هل احتاج الی صورة بالاشعة السینیة۔

کیف یمکن ان تسحب النقود من المصرف؟

حصہ دوم ...... منطق

(الف) منطق کی وجہ تسمیہ اور اس کے واضع کے بارے میں تفصیلاً تحریر کریں؟

مبادیات کی ابتداء کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف و مثال لکھیں؟

(الف) علم منطق کی وجہ تسمیہ:

"نطق" سے مشتق ہے، نطق کی دو قسمیں ہیں: نطق ظاہری و نطق باطنی۔ چونکہ یہ علم ان دونوں کو تقویت دیتا ہے اس لیے اسے علم منطق کہتے ہیں۔

تعارف:

سکندر ذوالقرنین کے حکم پر ارسطو نے اس کو وضع کیا۔ لہٰذا اسے معلم اول کہا جاتا ہے، پھر ابونصر فارابی نے اس کی شرح و توضیح کی تو انہیں معلم ثانی کہا جاتا ہے۔ مگر فارابی کی کتابیں جل کر ضائع ہو جانے

کے بعد بو علی سینا نے اس علم کو دوبارہ مفصل تحریر کیا تو وہ معلم ثالث قرار پائے۔

(ب) دلالت کی اقسام مع تعریفات و امثلہ:

دلالت کی دو قسمیں ہیں:

i- دلالت لفظیہ ii- دلالت غیر لفظیہ

i- دلالت لفظیہ: وہ دلالت جس میں دال لفظ ہو جیسے زید کی دلالت ذات زید پر۔

ii- دلالت غیر لفظیہ: وہ دلالت جس میں دال غیر لفظ ہو جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

سوال نمبر 4: (الف) اسم، کلمہ اور اداۃ کس کی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف و مثال سپردِ قلم کریں؟

(ب) مفہوم کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تعریف لکھنا نہ بھولیں۔

جوابات: (الف) اسم، کلمہ اور اداۃ کی تعریفات و امثلہ:

اسم: وہ لفظ مفرد ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرتا ہو اور اپنی ہیئت کے ساتھ کسی زمانہ (ماضی، حال، مستقبل) پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے زَیْدٌ۔

کلمہ: وہ لفظ مفرد ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کسی زمانہ پر دلالت کرتا ہو جیسے ضَرَبَ۔

اداۃ: وہ لفظ مفرد جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے مِن۔

یہ تینوں اقسام: یہ تینوں استقلال و عدم استقلال کے اعتبار سے لفظ مفرد کی اقسام ہیں۔

(ب) مفہوم اور اس کی اقسام کی تعریفات مع امثلہ:

تعریف مفہوم: جو چیز ذہن میں آئے، اسے مفہوم کہا جاتا ہے۔ مفہوم کی دو اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- جزئی: وہ مفہوم ہے، جس کا نفسِ تصور شرکت کثیرین سے مانع ہو مثلاً زَیْدٌ۔

۲- کلی: وہ مفہوم ہے، جس کا نفس تصور شرکت کثیرین سے مانع نہ ہو جیسے اِنْسَانٌ۔

سوال نمبر 5: (الف) منقول کی اقسام ثلثہ مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟

(ب) کلیات خمسہ کے نام اور وجہ حصر تحریر کریں؟

جوابات: (الف) منقول کی اقسام ثلثہ مع تعریفات و امثلہ:

منقول کی باعتبار ناقل تین اقسام ہیں:

عرفی، شرعی اور اصطلاحی

...وہ لفظ منقول ہے جس کے ناقل عرف عام والے ہوں جیسے: لفظ دابۃ کہ اس کی وضع تو ہوئی تھی
... کے لیے لیکن بعد میں عرف عام والوں نے اس کو نقل کر دیا چار پاؤں کی
...ب علی الارض

...وہ لفظ منقول ہے جس کے ناقل اہل شرع ہوں جیسے: لفظ صلوٰۃ کہ اس کی وضع تو ہوئی تھی،
... بعد میں اس کا استعمال ہونے لگا مخصوص عبادت یعنی نماز کے لیے۔
...لاحی: وہ لفظ منقول ہے جس کے ناقل عرف خاص والے ہوں جیسے: لفظ اسم اس کی وضع تو ہوئی
...یا علامت کے معنی کے لیے لیکن نحویوں نے اس کو نقل کر دیا ایسے کلمہ کی طرف جو مستقل معنی پر
...ہو اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مقترن نہ ہو جیسے: زَیْدٌ۔

...لیات خمسہ کے نام:
...نوع ۲- جنس ۳- فصل ۴- خاصہ ۵- عرض عام
...لیات خمسہ کی وجہ حصر: کلی کی نسبت جب اس کے افراد کی طرف کی جائے تو وہ تین حال سے
...ہوں یا تو وہ اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہوگی یا جزء ہوگی یا حقیقت سے خارج ہوگی۔ اگر عین ہو تو
...نوع کہا جاتا ہے جیسے انسان اگر جزء ہو تو دو حال سے خالی نہیں ہوگی کہ وہ تمام کو مشترک ہوگی یا نہیں،
...ک ہو تو جنس اور مشترک نہ ہو تو اسے فصل کہا جاتا ہے۔ اگر اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو تو
...حال سے خالی نہیں ہوگی یا تو حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہوگی یا نہیں، اگر خاص ہو تو اسے
...خاص نہ ہو تو اسے عرض عام کہا جاتا ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات 2024ء/۱۴۴۵ھ

وقت: تین گھنٹے　　چھٹا پرچہ: سیرت وتاریخ　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں؟

حصہ اول ...... سیرت

سوال نمبر 1:۔(الف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور دادا کا مختصر تعارف تحریر کریں؟ 15=7+8

(ب) حرب فجار پر نوٹ لکھیں نیز بتائیں کہ قریش کے ساتھ تعمیر کعبہ کا معاملہ کس طرح پیش آیا؟ 15=7+8

سوال نمبر 2:(الف) تولد شریف کے وقت کون کون سے خوارق عادت امور ظاہر ہوئے؟ کوئی سے تین کا ذکر کریں؟ 15=5x3

(ب) مسجد نبوی کی تعمیر کس طرح ہوئی؟ تفصیلاً بیان کریں؟ 15

سوال نمبر 3:(الف) تحویل قبلہ کا واقعہ تفصیل سے لکھیں؟ 15

(ب) سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل وانصاف پر نوٹ زینت قرطاس کریں؟ 15

حصہ دوم ...... تاریخ

سوال نمبر 4:(الف) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو اہم واقعات سپرد قلم کریں؟ 10

(ب) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر دو حدیثیں تحریر کریں؟ 10

سوال نمبر 5:(الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کس طرح کی؟ تحریر کریں؟ 10

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ سپرد قلم کریں؟ 10

سوال نمبر 6:(الف) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر کریں؟ 10

(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے دو واقعات تحریر کریں؟ 10

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال دوم) برائے طالبات بابت 2024ء

چھٹا پرچہ: سیرت وتاریخ

حصہ اوّل ...... سیرت

سوال نمبر1:۔ (الف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد اور دادا کا مختصر تعارف تحریر کریں؟
(ب) حرب فجار پر نوٹ لکھیں نیز بتائیں کہ قریش کے ساتھ تعمیر کعبہ کا معاملہ کس طرح پیش آیا؟

جوابات: (الف) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ ماجد کا مختصر تعارف:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ تھا۔ آپ بہت حسن و جمال والے تھے۔ شب ذبح سے آپ کی شہرت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ قریش کی عورتیں آپ کی طرف مائل تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ پر عفت وعصمت میں محفوظ رکھا۔ آپ کے دادا آپ کے لیے کسی ایسی عورت کی تلاش میں تھے جو حسب ونسب اور شرف وعفت میں ممتاز ہو۔ اس لیے وہ آپ کو بنو زہرہ کے سردار وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے ہاں لے گئے اور وہب کی بیٹی آمنہ کے لیے ان کی طرف سے شادی کا پیغام دیا، کیونکہ آمنہ زہریہ قرشیہ حسب ونسب اور شرف وعفت میں تمام عورتوں سے افضل تھیں۔
اسی طرح ان کا عقد نکاح بھی وہیں منعقد ہو گیا۔ آپ کی پیشانی میں نور محمدی چمکتا تھا۔ پھر یہ نور محمدی حضرت آمنہ کے رحم مبارک میں منتقل ہو گیا اور آپ کی ولادت سے چھ ماہ قبل آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے ایک لونڈی ام ایمن، برکہ حبشیہ، پانچ اونٹ اور کچھ بکریاں ترکہ میں چھوڑیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا مختصر تعارف:

آپ کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلب تھا، ان کو اہل مکہ کی ریاست عطاء ہوئی اور رفادت وسقایت ان کے حوالے ہوئی۔ نور محمدی ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ ان سے کستوری کی سی خوشبو آتی تھی۔ قریش کو جب بھی کوئی حادثہ پیش آتا، تو آپ کو کوہ شبیہ پر لے جا کر آپ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور وہ دعا قبول ہو جاتی۔ ہر سال ماہ رمضان میں کوہ حرام میں جا کر عبادت میں مصروف ہو جاتے۔ صرف آپ ہی شراب وزنا کو حرام سمجھتے تھے۔ محارم سے نکاح اور ننگے ہو کر (برہنہ) طواف سے منع کرتے۔ لڑکیوں کو قتل سے روکتے۔ چور کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ آپ بہت بڑے مستجاب الدعوات اور فیاض تھے۔ اپنے دسترخوان سے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چرند پرند کو کھلایا کرتے، اس لیے انہیں مطعم الطیر کہا جاتا تھا۔ آپ نے چاہ زمزم کو نئے سرے سے کھدوایا اس کا واقعہ یوں ہے کہ عمرو بن حارث نے جاتے ہوئے کعبہ کے ہر دو غزال طلائی اور حجر رکن کو زمزم میں ڈال کر ایسا بند کیا کہ کسی کو اس کا نام ونشان تک کا پتہ نہ چلا، آخرکار عبدالمطلب کو اسے کھودنے کا

اشارہ خواب میں ملا۔

چاہ زمزم کے کھودنے میں عبدالمطلب نے اپنے معاونین کی قلت محسوس کر کے یہ منت مانی تھی کہ اگر میں اپنے سامنے دس بیٹوں کو جوان دیکھ لوں تو ان میں سے ایک کو خدا کی راہ میں قربان کروں گا۔ جب یہ مراد بر آئی تو ایفائے نذر کے لیے دس بیٹوں کو لے کر کعبہ میں آئے اور پجاری سے اپنی نذر کا حال بیان کیا اور کہا ان دسوں پر قرعہ ڈالو، دیکھو کس کا نام نکلتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک نے اپنے اپنے نام کا قرعہ دیا۔ ایک طرف پجاری قرعہ نکال رہا تھا، دوسری طرف عبدالمطلب یوں دعا کر رہے تھے "یا اللہ! میں نے ان میں سے ایک کی قربانی کی منت مانی تھی، اب میں ان پر قرعہ اندازی کرتا ہوں تو جسے چاہتا ہے اس کا نام نکال"۔

اتفاق سے حضرت عبداللہ کا نام نکلا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور حضرت عبدالمطلب کو سب بیٹوں میں پیارے تھے۔ حضرت عبدالمطلب چھری ہاتھ میں لے کر ان کو قربان گاہ کی طرف لے چلے مگر قریش اور حضرت عبداللہ کے بھائی مانع ہوئے۔ آخر کار حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں پر قرعہ ڈالا گیا تو اتفاق سے عبداللہ ہی کے نام پر قرعہ نکلا۔ پھر حضرت عبداللہ اور بیس اونٹوں پر قرعہ ڈالا گیا مگر نتیجہ وہی رہا۔ بڑھاتے بڑھاتے سو اونٹوں پر نوبت پہنچی تو قرعہ اونٹوں پر نکلا۔ چنانچہ حضرت عبدالمطلب نے سو (100) اونٹ قربانی کیے اور حضرت عبداللہ بچ گئے۔ اسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا ابن الذبیحین یعنی میں دو ذبحوں (اسمٰعیل وعبداللہ) کا بیٹا ہوں۔

(ب) حرب فجار پر نوٹ:

آغاز اسلام سے پہلے عرب میں جو لڑائیاں ان مہینوں میں پیش آتی تھیں جن میں لڑنا ناجائز تھا، حروب فجار کہلاتی تھیں۔ چوتھی یعنی اخیر حرب فجار میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ نعمان بن منذر شاہ حیرہ ہر سال اپنا تجارتی مال بازار عکاظ میں فروخت کرنے کے لیے اشراف عرب میں سے کسی کی پناہ میں بھیجا کرتا تھا۔ اس دفعہ جو اس نے اونٹ لدوا کر تیار کیے، اتفاق تمام عرب کی ایک جماعت اس کے پاس حاضر تھی، جن میں بنی کنانہ میں سے براض اور ہوازن میں سے عروہ رحال موجود تھا۔ نعمان نے کہا: اس قافلہ کو کون پناہ دے گا؟ براض بولا: میں بنی کنانہ کی طرف سے پناہ دیتا ہوں۔ نعمان نے کہا: مجھے ایسا شخص چاہیے جو اہل نجد وتہامہ سے پناہ دے، تو عروہ نے کہا: میں پناہ دیتا ہوں۔ نعمان نے کہا: اہل کنانہ سے بھی۔ عروہ نے جواب دیا: تمام مخلوق سے۔ لہٰذا عروہ قافلے کو لے کر روانہ ہو گیا اور براض نے اس کا پیچھا کر کے اسے قتل کر دیا۔ کیونکہ عروہ ہوازن کا سردار تھا اور ہوازن والے قصاص کی بجائے کسی قریشی سردار کو قتل کرنا چاہتے تھے مگر قریش نے منظور نہ کیا۔

آخری جنگ جو قریش وکنانہ وہوازن کے درمیان چھڑ گئی، کنانہ کا سپہ سالار اعظم حرب بن امیہ تھا، جو

ابوسفیان کا باپ اور حضرت امیر معاویہ کا دادا تھا اور ہوازن کا سپہ سالار اعظم مسعود بن معتب ثقفی تھا۔ لشکر قریش کے ایک پہلو پر عبداللہ بن جدعان اور دوسرے پر کریز بن ربیعہ اور قلب بن امیہ تھا۔ اس جنگ میں چار لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں سے ایک میں حضرت کے چچا آپ کو بھی لے گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک چودہ سال کی تھی۔ مگر آپ نے خود لڑائی نہیں کی، بلکہ تیر اٹھا اٹھا کر اپنے چچاؤں کو دیتے رہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: و کنت انبل علی اعمامی۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے بھی تیر پھینکے تھے۔ بہرحال اخیر میں فریقین میں صلح ہوگئی۔

تعمیر کعبہ میں پیش آنے والا معاملہ:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس (35) برس ہوئی تو قریش نے کعبہ کو از سر نو بنایا۔ عمارت نشیب میں واقع تھی، جس کی وجہ سے وادی مکہ کی رودوں کا پانی حرم شریف میں آ جاتا۔ اس پانی کو روکنے کے لیے بند بھی بنوایا مگر وہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس بار ایسی زور کی رو آئی کہ کعبہ کی دیواریں پھٹ گئیں۔ اس وجہ سے قریش نے پرانی عمارت کو ڈھا کر نئے سرے سے مضبوط و مسقف بنانے کا فیصلہ کیا۔ اتفاق سے ایک رومی تاجر باقوم کا جہاز ساحل جدہ پر کنارے سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔ باقوم مذکور معمار و نجار تھا۔ قریش کو خبر ہوئی تو ولید بن مغیرہ چند دیگر قریشی لوگوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔ اس نے چھت کے لیے جہاز کے تختے خرید لیے اور باقوم کو بھی ساتھ کیا۔ دیواروں کے لیے قریش کے ہر قبیلے نے الگ الگ قسم کے پتھر ڈھونڈنے شروع کر دیئے۔ دو دو مرد مل کر دور سے پتھروں کو کندھوں پر اٹھا کر لاتے۔ آپ اس کام میں اپنے چچا حضرت عباس کے ساتھ شریک تھے۔ قبائل قریش نے تعمیر کے لیے کسب حلال کی کمائی کے سوا اور مال خرچ نہ کیا۔

جب عمارت کی تکمیل ہوگئی اور حجر اسود نصب کرنے کی باری آئی تو ہر قبیلہ کی خواہش تھی کہ یہ سعادت اس کے حصہ میں آئے جس کی وجہ سے ان کے درمیان جنگ چھڑنے کی نوبت آ گئی۔ لہٰذا حضرت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کے والد (جو قریش میں سب سے معمر تھے) نے رائے دی جو کل صبح اس مسجد کے باب بنی شیبہ سے حرم میں جو سب سے پہلے داخل ہوگا' وہی اس جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔ سب نے اس رائے سے اتفاق کیا۔

اگلے روز سب سے پہلے جو شخص داخل ہوا وہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ انہیں دیکھتے ہی سب پکار اٹھے کہ "یہ امین ہیں ہم راضی ہیں ان پر"۔ جب انہوں نے آپ سے معاملہ کا ذکر کیا تو آپ نے اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر اس میں حجر اسود رکھا اور فرمایا: ہر قبیلہ اپنا ایک سردار منتخب کر لے، وہ ہر قبیلہ کا سردار چادر کے چاروں کونے تھام لیں' اور اسے اوپر اٹھائیں۔ اس طرح جب چادر اپنے مقام پر

پہنچ گئی، تو آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اسے (حجر اسود) نصب کیا اور تمام قبائل بھی خوش ہو گئے۔ یہ معاملہ بغیر جنگ و جدال کے بخیرو عافیت پایہ تکمیل کو پہنچا۔

سوال نمبر 2: (الف) تولد شریف کے وقت کون کون سے خوارق عادت امور ظاہر ہوئے؟ کوئی سے تین کا ذکر کریں؟

(ب) مسجد نبوی کی تعمیر کس طرح ہوئی؟ تفصیلاً بیان کریں؟

جوابات:

(الف) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کے وقت رونما ہونے والے واقعات:

تولد شریف کے وقت غیب سے عجیب و غریب اور خارق عادت امور ظاہر ہوئے تا کہ آپ کی نبوت کی بنیاد پڑ جائے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پسندیدہ ہیں۔ چنانچہ ستارے تعظیم کے لیے جھک کر آپ کے قریب آ گئے اور ان کے نور سے حرم شریف کی پست زمین اور ٹیلے روشن ہو گئے۔ آپ کے ساتھ ایسا نور نکلا کہ مکہ مشرفہ کے رہنے والوں کو ملک شام کے قیصری محل نظر آ گئے۔ شیاطین پہلے آسمانوں پر چلے جاتے اور کاہنوں کو بعض مغیبات کی خبر دے دیتے تھے اور وہ لوگوں کو کچھ اپنی طرف سے ملا کر بتا دیا کرتے تھے۔ اب آسمانوں میں ان کا آنا جانا بند کر دیا گیا اور آسمانوں کی حفاظت شہاب ثاقب سے کر دی گئی۔ اس طرح وحی و غیر وحی میں خلط ملط ہو جانے کا اندیشہ جاتا رہا۔ شہر مدائن میں محل کسریٰ پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ اس میں اشارہ تھا کہ چودہ حکمرانوں کے بعد ملک فارس خادمان اسلام کے قبضہ میں آ جائے گا۔ فارس کے آتش کدے ایسے سرد پڑ گئے کہ ہر چند ان میں آگ جلانے کی کوشش کی جاتی تھی مگر نہ جلتی تھی بحیرہ ساوہ جو ہمدان وقم کے درمیان چھ میل لمبا اور اتنا ہی چوڑا تھا اور جس کے کناروں پر شرک و بت پرستی ہوا کرتی تھی، یکا یک بالکل خشک ہو گیا۔ وادی ساوہ (شام و کوفہ کے درمیان) کی ندی جو بالکل خشک پڑی تھی، لبالب بہنے لگی۔

(ب) مسجد نبوی کی تعمیر:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ جہاں بیٹھا تھا۔ وہ جگہ دو نجاری یتیموں (سہیل و سہل) کی تھی۔ جن کے ولی حضرت اسعد بن زرارہ نجاری خزرجی رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ اس زمین میں کھجوریں خشک کرنے کے لیے پھیلا دیا کرتے تھے۔ اس کے ایک حصہ میں حضرت اسعد رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے ایک مختصر جگہ بنائی ہوئی تھی، جس پر چھت نہ تھی۔ یہاں وہ نماز جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ باقی زمین میں کھجور کے درخت اور مشرکوں کی قبریں اور گڑھے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں مسجد جامع بنانے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ان یتیم بچوں کو بلا بھیجا اور ان سے قیمت پر زمین طلب کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم بلا قیمت آپ کی نذر

...نے قبول نہ فرمایا اور قیمت دے کر خرید لی۔ تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ قبریں اکھڑوا کر دوسری جگہ دبا دی گئیں۔ درخت کاٹ دیئے گئے اور گڑھے ہموار کر دیئے گئے۔ حضور سرور ...صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی کام کر رہے تھے۔ آپ اپنی چادر میں اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے اور یوں فرما...

...
هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا و اطهر

...ہمارے پروردگار! یہ اینٹیں خیبر کے تمر و زبیب سے زیادہ ثواب والی اور پاکیزہ ہیں۔ اور نیز فرما...

...
اللهم ان الاجر اجر الاخره فارحم الانصار و المهاجره

...بیشک اجر صرف آخرت کا اجر ہے پس تو انصار و مہاجرین پر رحم فرما۔

...نہایت سادہ تھی۔ بنیادیں تین ہاتھ تک پتھر کی تھیں۔ دیواریں کچی اینٹوں کی۔ چھت برگ خرما ...سے کچھ اونچی اور ستون کھجور کے تھے۔ قبلہ بیت المقدس کی طرف رکھا گیا۔ تین دروازے ...جانب کعبہ اور دو دائیں بائیں، جب قبلہ بدل کر کعبہ کی طرف ہو گیا تو جانب کعبہ کا دروازہ بند کر ...اس کے مقابل شمالی جناب میں نیا دروازہ بنا دیا گیا۔ چونکہ چھت پر مٹی کم تھی اور فرش خام تھا۔ اس ...فرش میں کیچڑ ہو جایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ رات کو بارش بہت ہوئی۔ جو نمازی آتا کپڑے میں کنکریاں ...اور اپنی جگہ پر بچھا لیتا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "یہ خوب ..." اور کنکروں کا فرش بنوا دیا۔

...3: (الف) تحویل قبلہ کا واقعہ تفصیل سے لکھیں؟

...سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل و انصاف پر نوٹ زینتِ قرطاس کریں؟

...:

(الف) تحویل قبلہ پر نوٹ: نماز اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور نماز کی روح خشوع ہے، مقصود ...توجہ پہنچتی ہے، نماز و جماعت و جمعہ میں اتحاد جہت کا اثر جو دوسرے نمازیوں پر پڑتا ہے محتاج ...نہیں، اس لیے نماز میں ایک جہت کا تعین ضروری ہے بلکہ جو ذات پاک سزاوار عبادت ہے، یہ تعین ...تا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مکہ میں کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے، ہجرت کے بعد ...کی مصلحت کچھ عرصہ بیت المقدس آپ کا قبلہ مقرر رہا۔ آپ نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی ...طرف نماز پڑھی، یہود آپ پر طعن کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر قبلہ میں ...محتاج ہیں؟ اس لیے آپ کی آرزو بھی تھی کہ ملت ابراہیمی کی طرح میرا قبلہ بھی ابراہیمی ہو۔" بیشک

ہم دیکھتے ہیں تیرے منہ کا پھرنا آسمان کی طرف، پس ہم ضرور پھیریں گے تجھ کو اس قبلہ کی طرف جو تو اسے پسند کرتا ہے، پس منہ پھیر اپنا مسجد حرام کی طرف جس جگہ تم ہو۔ پس تم منہ پھیرو اپنے اس کی طرف۔" کیفیت یہ ہے کہ جب یوم دوشنبہ یا نصف شعبان سہ شنبہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے، تیسری رکعت کے رکوع میں تھے وحی الٰہی سے آپ نے نماز ہی میں کعبہ کی طرف رخ کر لیا اور مقتدیوں نے آپ کی اقتداء کی۔ اس مسجد کو مسجد "قبلتین" بھی کہتے ہیں۔ ایک نمازی جو جماعت میں شامل تھا عصر کے وقت مسجد بنی حارثہ میں گیا، اس نے دیکھا کہ وہاں انصار نماز عصر بیت المقدس کی طرف پڑھ رہے ہیں۔ اس نے تحویل قبلہ کی خبر دی، وہ لوگ نماز ہی میں کعبہ رخ ہو گئے۔ دوسرے روز قبا میں عین اسی وقت خبر پہنچی جب لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے بھی اسی حال میں اپنا رخ بدل کر کعبہ کی طرف کر لیا۔ تحویل قبلہ یہودیوں پر سخت ناگوار گزرا۔ اس پر اعتراض کرنے لگے، ان کا اعتراض ان آیات میں مذکور ہے اور جواب بھی۔

(ب) سرکار دو عالم کا عدل و انصاف: آپ سب سے زیادہ عدل و انصاف سے کام لیتے۔ طفولیت کے دور میں جب آپ پہلی مرتبہ حضرت حلیمہ سعدیہ کی گود میں گئے تو آپ نے صرف ان کی دائیں چھاتی سے دودھ پیا اور بائیں چھاتی ان کے شیر خوار بچہ کے لیے چھوڑ دی۔

ایک دفعہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر فرمائی قریش کی خواہش تھی کہ وہ حد سے بچ جائے۔ چنانچہ انہوں نے اسامہ بن زید کو بطور سفارش آپ کے پاس بھیجا تو آپ نے فرمایا: تم سے پہلی قومیں بھی اسی لیے برباد ہوئیں کہ ان کے غریبوں کو سزا دی جاتی اور امیروں کو چھوڑ دیا جاتا۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے لیے صف آرائی فرما رہے تھے۔ حضرت سواد بن غزیہ انصاری صف سے آگے نکلے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک تیر کی لکڑی سے ان کے پیٹ کو ٹھوکا اور فرمایا: اے سواد! برابر ہو جاؤ۔ اس پر سواد نے حضور سے قصاص طلب کیا' آپ نے فوراً اپنا شکم مبارک برہنہ کر دیا اور فرمایا: اسود! قصاص لے لو۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات ایسے ہیں جن سے آپ کے عدل و انصاف کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

حصہ دوم ...... تاریخ

سوال نمبر 4: (الف) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو اہم واقعات سپرد قلم کریں؟ 10

(ب) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر دو حدیثیں تحریر کریں؟ 10

جوابات: (الف) ۱- دور صدیقی میں جمع قرآن کا واقعہ:

جس وقت جو آیت اترتی حضور علیہ السلام کے حکم کے مطابق اونٹ کی ہڈیوں پر، کھجوروں کے پتوں پر، ورق کاغذوں پر لکھ لیتے تھے اور یہ چیزیں متفرق طور پر لوگوں کے پاس رہیں لیکن ان حضرات کو زیادہ بھروسہ حافظے پر تھا۔ یعنی عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورے قرآن کے حافظ تھے جیسا کہ آج حافظ ہیں بلکہ اس سے زیادہ تو یوں سمجھو کہ قرآن پاک کی ترتیب خود حضور علیہ السلام نے دے دی تھی لیکن ایک جگہ کتابی شکل میں جمع نہ فرمایا تھا۔ اس کی تین وجہیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ چونکہ صدہا حافظ اس کو اسی ترتیب سے یاد کر چکے تھے جو آج تک چلی آرہی ہے اور نماز میں پڑھنا فرض تھا۔ نماز کے علاوہ بھی صحابہ کرام برکت کے لیے اس کو اکثر اوقات پڑھتے ہی رہتے تھے۔ اس لیے اس کے ضائع ہونے کا کچھ اندیشہ نہ تھا اور دوسرے یہ کہ جہاد اور دیگر ضروریات زندگی کی وجہ سے اتنا موقعہ نہ مل سکا کہ اس کو ایک جگہ جمع کیا جاتا۔ تیسرے یہ کہ جب تک کہ پورا قرآن پاک نہ آجاتا' اس کو جمع کرنا غیر ممکن تھا کیونکہ ہر سورۃ کی کچھ آیات اتر چکی تھیں اور کچھ اترنے والی ہوتی تھیں۔ حضور کی وفات سے کچھ روز پہلے نزول قرآن کی تکمیل ہوئی۔ غرضیکہ حضور علیہ السلام کی زندگی پاک میں قرآن کریم کتابی شکل میں ایک جگہ جمع نہ ہو سکا۔ البتہ مرتب ہو گیا' اللہ کی شان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی زمانے میں یعنی حضور علیہ السلام کی وفات ہی کے سال یمامہ کے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے صحابہ کرام کو سخت جنگ کرنی پڑی اس جنگ میں تقریباً ستر حافظ قرآن بھی شہید ہو گئے، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہ صدیقی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اگر اسی طرح حافظ اور قرآء شہید ہوتے رہے تو بہت جلد قرآن پاک ضائع ہو جائے گا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا' جنہوں نے حضور علیہ السلام کے زمانہ میں وحی لکھنے کی خدمت سرانجام دی تھی اور اس کا نگران حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرار دیا کہ تم تمام جگہ سے قرآن پاک کی آیات جمع کر کے کتابی شکل میں تیار کرو۔ زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے تھے: آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام نے نہ کیا؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام اچھا ہے۔ (نوٹ) اس بدعت حسنہ کا ثبوت ہوا۔ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے ان تمام آیتوں کو یکجا جمع کیا جو کہ لوگوں کے سینوں، کھجور کے پتوں اور کاغذوں پر لکھی ہوئی تھیں اور ترتیب وہی رہی جو حضور علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ یہ قرآن کا نسخہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حیات میں ان کے پاس رہا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس رہا۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔

۲۔ مسیلمہ کذاب کی سرکوبی: اسی سال کے آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کو ساتھ لے کر یمامہ کی طرف گئے تاکہ جھوٹے نبوت کے دعویٰ دار مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کریں۔ دونوں لشکروں کے درمیان بڑی زبردست لڑائی ہوئی۔ حضرت خالد بن ولید نے کئی دنوں تک ان کا محاصرہ کیے رکھا۔ آخر کار نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کو مار دیا گیا۔ اسے حضرت وحشی نے قتل کیا تھا، جنہوں نے حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا۔ جب مسیلمہ کذاب مارا گیا اس وقت اس کی عمر ایک سو پچاس برس تھی۔ اس کی پیدائش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی پیدائش سے بھی پہلے ہوئی تھی۔ اس میں کئی صحابہ کرام اور حفاظ قرآن شہید ہوئے جن کی تعداد ستر تھی۔

(ب) خلافت بلافصل پر دو حدیثیں:

۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے بعد ان دو لوگوں کی پیروی کرنا یعنی ابوبکر اور عمر کی۔

۲۔ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تھوڑا عرصہ پہلے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو اختیار دیا ہے" تو روایت کے آخر میں ارشاد فرمایا: مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے ہر دروازے کو بند کر دیا جائے، صرف حضرت ابوبکر کے دروازے کو کھلا رہنے دیا جائے۔

سوال نمبر 5: (الف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کس طرح کی؟ تحریر کریں؟

(ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ سپرد قلم کریں؟

جوابات: (الف) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہجرت کا واقعہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت بے مثال ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص نے اعلانیہ ہجرت نہیں کی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہجرت کی نیت سے نکلے تو اپنی تلوار گلے میں لٹکائی، کمان کندھے پر اور ترکش سے تیر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ پھر بیت اللہ شریف کے پاس حاضر ہوئے جہاں سارے اشراف قریش تھے۔ آپ نے اطمینان سے طواف کیا۔ پھر نہایت اطمینان سے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی، پھر اشراف قریش کی جماعت کے پاس آ کر ایک ایک شخص سے الگ الگ فرمایا: تم لوگوں کے چہرے بدشکل ہو کر بگڑ جائیں اور تمہارا ناس ہو۔ پھر فرمایا: جو شخص اپنی ماں کو بے اولاد، اپنی اولاد کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ دیکھنا چاہتا ہے، وہ میرا مقابلہ کرے۔ اس للکار پر کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ وہ آپ سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرے، اس طرح آپ نے ہجرت فرمائی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ:

...ن بدن مسلمانوں کی تعداد بڑھتے ہوئے دیکھ کر ایک روز کفارِ مکہ جمع ہوئے اور سب نے یہ طے کیا کہ
...علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے۔ (مَعَاذَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) مگر سوال پیدا ہوا کہ کون قتل کرے گا؟
...اعلان ہوا کہ ہے کوئی بہادر ہے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دے؟ اس اعلان پر پورا مجمع تو
...رہا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کو قتل کروں گا۔ لوگوں نے کہا: بے شک تم ہی ان کو قتل
...ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور تلوار لٹکائے ہوئے چل دیئے۔ اسی خیال میں جا رہے تھے
...ایک صاحب قبیلہ زہرہ کے جن کا نام حضرت نعیم بن عبد اللہ بتایا جاتا ہے اور بعض لوگوں نے دوسروں کا
...ہے۔ بہر حال اُنہوں نے پوچھا کہ اے عمر! کہاں جا رہے ہو؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے
...رہا ہوں۔ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس قتل کے بعد تم بنی ہاشم اور بنی زہرہ سے کس طرح بچ سکو
...وہ تمہیں ان کے بدلے میں قتل کر دیں گے۔ اس بات کو سن کر وہ بگڑ گئے اور کہنے لگے: معلوم ہوتا ہے
...تم نے ابھی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے، تو لاؤ میں پہلے تجھی کو نپٹا دوں۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور
...حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کہا کہ ہاں میں مسلمان ہو گیا ہوں اپنی تلوار سنبھالی۔ عنقریب دونوں
...ن سے تلوار چلنے کو تھی کہ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو پہلے اپنے گھر کی خبر لے۔ تیری بہن فاطمہ
...بنت خطاب اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ دونوں اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر مسلمان ہو چکے ہیں۔
...سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بے انتہا غصہ ہوا وہ وہیں سے پلٹ پڑے اور سیدھے اپنی بہن کے گھر پہنچے۔
...یہاں حضرت خباب رضی اللہ عنہ دروازہ بند کیے ہوئے ان دونوں میاں بیوی کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے۔
...حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ ان کی آواز سن کر حضرت خباب رضی اللہ عنہ گھر کے
...ایک حصہ میں چھپ گئے۔ بہن نے دروازہ کھولا۔ آپ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا: تم لوگ کیا کر رہے
...تھے یہ آواز کس کی تھی؟ آپ کے بہنوئی نے ٹال دیا اور کوئی واضح جواب نہیں دیا۔ کہنے لگے: مجھے معلوم ہوا
...ہے کہ تم لوگوں نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کر لیا ہے؟ بہنوئی نے کہا: ہاں باپ دادا کا
...دین باطل ہے اور دوسرا دین حق ہے۔ یہ سننا تھا کہ بے تحاشا ٹوٹ پڑے ان کی داڑھی پکڑ کر کھینچی اور زمین
...پر پٹک کر خوب مارا۔ ان کی بہن چھڑانے کے لیے دوڑیں تو ان کے منہ پر ایک گھونسا اتنی زور سے مارا کہ وہ
...خون سے تر بتر ہو گئیں۔ آخر وہ بھی حضرت عمر ہی کی بہن تھیں کہنے لگیں کہ عمر ہم کو اس وجہ سے مار رہے ہو کہ
...ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ کان کھول کر سن لو کہ تم مار مار کر ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ نکال لو یہ ہو سکتا ہے،
...لیکن ہمارے دل سے ایمان نکال لو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اور آپ کی بہن نے کہا: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ بے شک ہم لوگ مسلمان ہو گئے ہیں۔ تجھ سے جو ہو سکے تو کر لے بہن کے جواب اور ان کو خون سے تر بتر دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔ آپ نے فرمایا: اچھا مجھے وہ کتاب دو جو تم لوگ پڑھ رہے تھے تاکہ میں بھی اس کو پڑھوں؟ آپ کی بہن نے کہا کہ تم ناپاک ہو اور اس مقدس کتاب کو پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر چند اصرار کیا مگر وہ بغیر غسل کے دینے کو تیار نہ ہوئیں۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا پھر کتاب لے کر پڑھی۔ اس میں سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی اس کو پڑھنا شروع کیا۔ جس وقت اس آیت کریمہ پر پہنچے: اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ یعنی بے شک میں اللہ ہوں۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔ (پ ۱۶، ع ۱۰) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو۔ جس وقت حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بات سن لی تو آپ باہر نکل آئی اور کہا کہ اے عمر! میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں کہ کل جمعرات کی شب میں سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ العالمین! عمر اور ابو جہل میں جو تجھے محبوب و پیارا ہو، اس سے اسلام کو قوت عطا فرما۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ کی دعا تمہارے حق میں قبول ہو گئی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت صفا پہاڑی کے قریب حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ آپ کو ساتھ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلے۔ حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر حضرت حمزہ، حضرت طلحہ اور کچھ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حفاظت اور نگرانی کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا: عمر آ رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو ان کی بھلائی منظور ہے تب تو یہ میرے ہاتھ سے بچ جائیں گے اور اگر ان کی نیت کچھ اور ہے تو اس وقت ان کا قتل کرنا بہت آسان ہے۔ اسی درمیان میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان حالات کے بارے میں وحی نازل ہو چکی تھی، سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان سے باہر تشریف لا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دامن اور ان کی تلوار پکڑ لی اور فرمایا: اے عمر! کیا یہ فساد تم اس وقت تک برپا کرتے رہو گے جب تک کہ تم پر ذلت و رسوائی مسلط نہ ہو جائے؟ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اس طرح اللہ کے محبوب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں

مقبول ہوئی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال نمبر ۲: (الف) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر کریں؟
(ب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے دو واقعات تحریر کریں؟

جوابات:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت کل بارہ سال رہا۔ شروع کے چھ برسوں میں لوگوں کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہوئی، بلکہ ان برسوں میں وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ لوگوں میں مقبول و محبوب رہے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں کچھ سختی تھی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں سختی کا وجود نہ تھا۔ آپ بہت بامروت تھے، لیکن آخری چھ برسوں میں بعض گورنروں کے سبب لوگوں کو آپ سے شکایت ہوگئی۔ آپ نے عبداللہ بن ابی سرح کو مصر کو گورنر مقرر کیا۔ ابھی عبداللہ کے تقرر کو صرف دو سال گزرے تھے کہ مصر کے لوگوں کو ان سے شکایتیں پیدا ہوگئیں۔ انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دادرسی چاہی آپ نے بذریعہ تحریر عبداللہ کو سخت تنبیہ فرمائی اور تاکید کی کہ خبردار! آئندہ تمہاری شکایت میرے پاس نہ پہنچے۔ مگر عبداللہ نے آپ کے خط کی کچھ پرواہ نہ کی بلکہ مصر کے جو لوگ دارالخلافہ مدینہ شریف میں شکایت لے کر آئے تھے ان کو قتل کر دیا۔ اس سے مصر کی حالت اور زیادہ خراب ہوگئی یہاں تک کہ وہاں سے سات سو افراد مدینہ شریف آئے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے عبداللہ کی زیادتیاں بیان کیں اور دوسرے صحابہ کرام سے بھی شکایتیں کیں تو بعض صحابہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ کے پاس آئے ہیں اور عبداللہ بن ابی سرح جس پر قتل کا الزام ہے اس کی معزولی اور برطرفی کا آپ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ایسے شخص کو مناسب سزا دیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ لوگ قتل ناحق کے سبب مصر کے گورنر کی معزولی چاہتے ہیں۔ آپ اس معاملہ میں انصاف کیجیے اور عبداللہ بن ابی سرح کی جگہ کسی دوسرے کو گورنر مقرر کر دیجیے۔ آپ نے مصر کے لوگوں سے فرمایا: اختاروا رجلا اولیہ لکم مکانہ یعنی آپ لوگ خود ہی کسی کو گورنر چن لیجیے میں عبداللہ بن ابی سرح کو معزول کر کے آپ لوگوں کے چنے ہوئے گورنر کو مقرر کر دوں گا۔ ان لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق کے فرزند یعنی محمد بن ابوبکر کو منتخب کیا رضی اللہ عنہما۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے انتخاب کو منظور فرما

لیا اور حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کے لیے پروانہ تقرری اور عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں معزولی کی تحریر لکھ دی۔ محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما آتے ہوئے سات سو افراد اور کچھ انصار و مہاجرین کے ساتھ مصر کے لیے روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ سے ابھی یہ قافلہ تیسری منزل پر تھا کہ ان کو ایک حبشی غلام سانڈنی پر بیٹھا ہوا نہایت تیزی سے لے کر جا رہا تھا۔ مگر آپ کو کوئی علم نہیں تو پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر فرمایا: نہ میں نے اس خط کو لکھا ہے، نہ کسی سے لکھوایا ہے اور نہ میں نے غلام کو یہ خط دے کر مصر کی طرف روانہ کیا ہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر اپنی برات ظاہر فرمائی تو ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ ان کا دامن اس جرم سے پاک ہے۔ لوگوں نے تحریر کو بغور دیکھا تو یہ خیال قائم کیا کہ تحریر مروان کی ہے اور ساری شرارت اسی کی ذات سے ہے۔ مروان اس وقت امیر المؤمنین کے مکان میں موجود تھا۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ اسے ہمارے حوالے کر دیجیے۔ آپ نے انکار کر دیا۔ اس لیے کہ وہ لوگ غیظ و غضب میں بھرے ہوئے تھے، مروان کو سزا دیتے اور اسے قتل کر دیتے۔ حالانکہ تحریر سے یقین کامل نہیں ہوتا اس لیے کہ الخط یشبہ الخط۔ یعنی ایک تحریر دوسری تحریر کے مشابہ ہوتی ہے، تو انہیں مروان کی تحریر ہونے کا صرف شبہ تھا اور شبہ کا فائدہ ہمیشہ ملزم کو پہنچتا ہے۔ اس لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مروان کو ان کے سپرد نہیں کیا۔ علاوہ اس کے سپرد کرنے میں بہت بڑے فتنہ کا اندیشہ بھی تھا۔

بہر حال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مروان کو لوگوں کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تو صحابہ کرام یہاں سے اُٹھ کر چلے گئے اور آپس میں یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کبھی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتے مگر کچھ لوگ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ وہ شک سے بری نہیں ہو سکتے جب تک کہ مروان کو ہمارے سپرد نہ کر دیں اور ہم اس سے تحقیق نہ کر لیں اور یہ معلوم نہ ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ خط اُنہوں نے ہی لکھا ہے، تو ہم انہیں خلافت سے الگ کر دیں گے اور اگر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مروان نے خط لکھا ہے، تو ہم اسے سزا دیں گے۔

لیکن حضرت عثمان جانتے تھے کہ اگر انہوں نے مروان کو ان کے حوالے کر دیا تو اسے قتل کر دیں گے۔ لوگوں نے برہم ہو کر آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ ان کے گھر پانی تک نہ پہنچنے دیا۔ پھر آپ چھت پر گئے اور پوچھا: مجمع میں حضرت علی یا حضرت سعد موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا: ان میں سے کوئی نہیں ہے۔ آپ خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد بولے: علی سے کہو کہ ہم پیاسوں کو پانی پلا دے، جب آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے تین مشکیزے فوراً روانہ کیے۔ پانی بھی اتنی مشکل سے پہنچا کہ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے چند

غلام زخمی ہو گئے۔

اسی اثناء میں حضرت علی کو اطلاع ملی کہ لوگ حضرت عثمان غنی کو شہید کرنے کے درپے ہیں تو اپنے صاحبزادوں حسنین کریمین کو برہنہ تلوار دے کر حضرت عثمان کی دروازے کے باہر کھڑا کر دیا۔ اس کے علاوہ حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور دیگر چند صحابہ نے بھی اپنے لڑکے حضرت عثمان کی حفاظت کے لیے بھیج دیئے۔

جب محمد بن ابو بکر نے یہ دیکھا کہ تیر چلانے شروع کر دیئے۔ ان میں سے ایک تیر حضرت حسن کو جا لگا۔ محمد بن ابو بکر یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ کہیں حضرت حسن کو زخمی دیکھ کر بنو ہاشم نہ برہم ہو جائیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ہم چپکے سے حضرت عثمان کے گھر میں داخل ہو کر انہیں شہید کر دیں۔

چنانچہ محمد بن ابو بکر دو آدمیوں کے ساتھ کسی کو خبر ہوئے بغیر ایک انصاری کے گھر میں کودے اور وہاں سے حضرت عثمان کی چھت پر سے کود کر گھر میں داخل ہو گئے۔ محمد بن ابو بکر نے آپ کی داڑھی پکڑ لی، تو آپ نے اس سے فرمایا: اگر تیرا باپ تجھے اس حالت میں دیکھتا تو کیا کہتا؟ یہ سن کر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی لیکن اتنے میں دوسرے دونوں آدمی گھر میں داخل ہو گئے اور آپ کو بے دردی سے شہید کر کے فرار ہو گئے۔

آپ کی اہلیہ چیخ و پکار کرنے لگیں، مگر اس شور و غل میں کسی کو آواز سنائی نہ دی۔ پھر انہوں نے چھت پر جا کر کہا: امیر المؤمنین شہید ہو گئے ہیں، لوگ دوڑے اور دیکھا کہ آپ واقعی ہی شہید ہو چکے ہیں۔

(ب) شجاعت علی رضی اللہ عنہ:

پہلا واقعہ: جنگ بدر میں جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اسود بن عبدالاسد مخزومی کو کاٹ کر جہنم میں پہنچایا، تو اس کے بعد کافروں کے لشکر کا سردار عتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عتبہ کو ساتھ لے کر میدان میں نکلا اور چلا کر بولا: (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) اشراف قریش میں سے ہمارے جوڑ کے آدمی بھیجے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: اے بنی ہاشم! اٹھو اور حق کی حمایت میں لڑو، جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سن کر حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم دشمن کی طرف بڑھے۔ لشکر کا سردار عتبہ، حضرت حمزہ کے مقابل ہوا اور ذلت کے ساتھ مارا گیا، ولید جسے اپنے بہادری پر بڑا ناز تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلہ کے لیے مست ہاتھی کی طرح جھومتا ہوا آگے بڑھا اور ڈینگیں مارتے ہوئے آپ پر حملہ کیا مگر شیر خدا نے تھوڑی ہی دیر میں اسے مار گرایا، ذوالفقار حیدری نے اس کے گھمنڈ و غرور کو خاک میں ملا دیا۔ اس کے

بعد آپ نے دیکھا کہ عتبہ کے بھائی شیبہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا ہے تو آپ نے جھپٹ کر اس پر حملہ کیا اور اسے بھی واصل جہنم کر دیا۔

دوسرا واقعہ: جنگ احد میں جب مسلمان آگے اور پیچھے سے کفار کے بیچ میں آ گئے جس کے سبب بہت سے لوگ شہید ہوئے تو اس وقت سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی کافروں کے گھیرے میں آ چکے تھے۔ انہوں نے اعلان کیا: اے مسلمانو! تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں۔ یہ اعلان سن کر مسلمان پریشان ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کافروں نے مسلمانوں کو آگے پیچھے سے گھیر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو پہلے میں نے آپ کو زندوں میں تلاش کیا وہاں نہیں پایا، پھر مردوں میں دیکھا وہاں بھی نہیں پایا، میں نے سوچا کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان جنگ سے بھاگ جائیں۔ پھر میں نے سوچا کہ یقیناً اللہ نے فرشتوں کے ذریعے ان کو آسمانوں کی طرف اٹھا لیا ہے، اب میں بھی ان کفار میں گھس جاؤں اور ان کو مارتے مارتے شہید ہو جاؤں۔ پھر میں کافروں میں گھس گیا ان کو مارنے لگا، وہ پیچھے ہٹنے لگے اور آخر کار میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور بھاگ کر آپ کے پاس چلا گیا۔ کفار حملہ کرنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! ان کو روکو، تو میں نے تنہا ان سب کا مقابلہ کیا اور مار بھگایا، ان سب کے بعد ایک اور گروہ نے آپ پر حملہ کر دیا تو میں نے اکیلے ان کو بھی مار بھگایا۔ اس موقع پر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میری بہادری کی تحسین فرمائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ یہ سن کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: بے شک میں تم دونوں سے ہوں۔

☆☆☆